جلد ۳۴ | ۱۱ ماہ امان ۱۳۲۵ ھش | ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۵ ھ | ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۵۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل پونے ایک بجے دن سندھ کے سئے روانہ ہوئے۔ حضور کے ہمراہ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ حرم ثالث۔ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ اور صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ ہیں۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور جناب چودہری مظفر الدین صاحب بی۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری بھی حضور کے ساتھ ہیں۔ حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔

آج صبح لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور لاہور سے روانہ ہو گئے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ بعض شکایات تاحال رفع نہیں ہوئیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو پشاور دار التبلیغ میں بسلسلہ تبلیغ قیام کے لئے بھیجا گیا ہے۔

کل بعد نماز عشاء سبزی منڈی قادیان میں زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ ایل۔ اے تمام اہالیان قادیان کا موجودہ غیر آئینی وزارت کے متعلق ایک احتجاجی جلسہ ہوا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم میں بعثت مسیح موعود کی پیشگوئی

تجدھا تغرب فی عین حمئۃ کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

یہ آیت مع اپنے سابق اور لاحق کے مسیح موعود کے لئے ایک پیشگوئی ہے۔ اور اس کے وقت ظہور کو مشخص کرتی ہے۔ اور اسکی تفصیل یہ ہے۔ کہ مسیح موعود بھی ذوالقرنین ہے۔ کیونکہ قرن عربی زبان میں صدی کو کہتے ہیں۔ اور آیت قرآنی میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ وعدہ کا مسیح جو کسی وقت ظاہر ہو گا۔ اسکی پیدائش اور اس کا ظاہر ہونا دو صدیوں پر مشتمل ہو گا۔ چنانچہ میرا وجود اسی طرح پر ہے۔ میرے وجود نے مشہور و معروف صدیوں میں خواہ ہجری ہیں خواہ مسیحی خواہ بکرماجیتی۔ اس طور پر اپنا ظہور کیا ہے۔ کہ ہر جگہ دو صدیوں پر مشتمل ہے۔ صرف کسی ایک صدی تک میری پیدائش اور ظہور ختم نہیں ہوئے۔ غرض جہاں تک مجھے علم ہے۔ میری پیدائش اور میرا ظہور ہر ایک مذہب کی صدی میں صرف ایک صدی پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ دو صدیوں میں اپنا قدم رکھتا ہے۔ پس ان معنوں سے میں ذوالقرنین ہوں۔ چنانچہ بعض احادیث میں بھی مسیح موعود کا نام ذوالقرنین آیا ہے۔ ان حدیثوں میں بھی ذوالقرنین کے یہی معنے ہیں جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اب باقی آیت کے معنی پیشگوئی کے لحاظ سے یہ ہیں۔ کہ دنیا میں دو قومیں بڑی ہیں۔ جنکو مسیح موعود کی بشارت دی گئی ہے۔ اور مسیحی دعوت کے لئے پہلے انہیں کا حق ٹھہرایا گیا ہے سو

خدا تعالےٰ ایک استعارے کے رنگ میں اس جگہ فرماتا ہے۔ کہ مسیح موعود جو ذوالقرنین ہے اپنی سیر میں دو قوموں کو پائیگا۔ ایک قوم کو دیکھے گا۔ کہ وہ تاریکی میں ایک ایسے بدبودار چشمے پر بیٹھی ہے۔ کہ جسکا پانی پینے کے لائق نہیں۔ اور اسمیں سخت بدبودار کیچڑ ہے۔ اور اس قدر ہے کہ اب اس کو پانی نہیں کہہ سکتے۔ یہ عیسائی قوم ہے جو تاریکی میں ہے۔ جنہوں نے مسیحی چشمہ کو اپنی غلطیوں سے بدبودار کیچڑ میں ملا دیا ہے۔ دوسری سیر میں مسیح موعود نے جو ذوالقرنین ہے ان لوگوں کو دیکھا جو آفتاب کی جلتی ہوئی دھوپ میں بیٹھے ہیں۔ اور آفتاب کی دھوپ اور ان میں کوئی اوٹ نہیں۔ اور آفتاب سے انہوں نے کوئی روشنی تو حاصل نہیں کی۔ اور صرف یہ حصہ ملا ہے۔ کہ اس سے بدن انکے جل رہے ہیں۔ اور اوپر کی جلد سیاہ ہو گئی ہے اس قوم سے مراد مسلمان ہیں جو آفتاب کے سامنے تو ہیں مگر بجز جلنے کے اور کچھ انکو فائدہ نہیں ہوا۔ یعنی انکو توحید کا آفتاب دیا گیا۔ مگر بجز جلنے کے آفتاب سے انہوں نے کوئی حقیقی روشنی حاصل نہیں کی یعنی دینداری کی سچی نعمت اور سچے اخلاق وہ کھو بیٹھے۔ اور تعصب اور کینہ اور اشتعال طبع اور درندگی کے چلن انکے حصہ میں آ گئے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس پیرایہ میں فرماتا ہے کہ ایسے وقت میں مسیح موعود جو ذوالقرنین ہے آئیگا۔ جبکہ عیسائی تاریکی میں بیٹھے ہونگے۔ اور انکے حصہ میں صرف ایک بدبودار کیچڑ ہو گا۔ جسکو عربی میں حماۃ کہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ صرف خشک توحید ہو گی۔ جو تعصب اور درندگی کی دھوپ سے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

مولوی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۱ امان ۱۳۲۵ ہش

نبی کی ضرورت

(از ایڈیٹر)

اخبار "زمزم" ۲۳ فروری نے ایک انگریزی رسالہ کی اس بحث پر کہ

" خدا تو ہے۔ اور اس کی ہستی سے انکار بھی ناممکن لیکن اسے کسی مذہب کا پیرو ہو کر نہ ماننا چاہیئے۔ بلکہ عقل اور فہم پر اعتبار کر کے عقلی بنیادوں پر ہی اس کے وجود کو تسلیم کرنا چاہیئے" کیا ہی عمدہ تنقید کی کہ۔

" اگر عقل کا دائرہ اتنا وسیع کر دیا گیا کہ وہ خدا کی رہنمائی کے بغیر ہی خدا کا پتہ چلا سکتی ہے۔ تو ایسی ہستی سب کچھ ہو سکتی ہے۔ خدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک خدا ہی اپنی صفات کا اظہار نہ کرے۔ اور یہ نہ بتائے۔ کہ کائنات سے اس کا تعلق کس قسم کا ہے۔ خدا کا کوئی واضح اور صحیح تصور دماغ میں پیدا نہیں ہو سکتا"۔

پھر کیا ہی پختہ اور سچی بات کہی ہے۔ کہ

"اسی لئے انبیاء کرام کی ضرورت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان پر اپنے آپ کو اپنی صفات کے ذریعے ظاہر کرے۔ اور یہ بتائے کہ انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے انسان کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد انسان کے لئے صرف یہ کام رہ جاتا ہے۔ کہ وہ انبیاء کی زندگی اور ان کے دعاوی کو سخت سے سخت اصولوں پر جانچے اور یہ معلوم کرے۔ کہ وہ اپنے فن کے ماہر ہیں یا نہیں۔ اور جب شواہد اور دلائل سے ان کی صداقت پر یقین ہو جائے۔ تو پھر انسان اُن پر اعتماد کر کے خدا اور اس کی صفات پر ایمان لائے"۔

نیز اسی سلسلہ میں لکھا ہے۔

" اگر انبیاء کرام کی راہنمائی کے بغیر ہی کوئی شخص خدا کو معلوم کرنا چاہیگا۔ تو خدا تو ہاتھ نہ آئے گا۔ انسانی خیالات اور قیاسات خود خدا بن جائینگے"۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ خدا شناسی کے لئے اور اپنی تخلیق کا مقصد حاصل کرنے کے لئے انبیاء کرام کی راہنمائی حاصل کرنا ضروری اور لازمی ہے۔ ایسی صورت میں ضروری ہے۔ کہ جب مخلوق اپنے خالق کو بھول کر گمراہی کے گڑھے میں گر جائے۔ تو اس کی رہنمائی کے لئے خدا تعالیٰ کوئی نبی مبعوث کرے۔ تاکہ ایک طرف تو وہ دنیا کے سامنے اپنی صداقت کے شواہد اور دلائل پیش کرے۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کا پتہ بتانے اور اس کی شناخت کرانے کے لئے لوگوں کو خود دعوت دے اور بار بار دے۔ کیونکہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے بھٹک چکے ہوں۔ ان سے یہ توقع رکھنا۔ کہ وہ خود بخود ہی پہلے تو یہ سمجھ جائینگے کہ خدا شناسی کے لئے انبیاء کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ اور پھر وہ خود ہی گزشتہ انبیاء کی زندگی اور ان کے دعاوی کو سخت سے سخت اصول پر جانچ کر اور شواہد اور دلائل سے ان کی صداقت معلوم کر کے اُن پر سچے دل سے ایمان لے آئیں گے۔ سراسر ناممکن اور محال ہے۔ ایسی حالت میں ضروری ہے۔ کہ خدا تعالےٰ خود کوئی نبی مبعوث کرے تا وہ جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر انہیں ہوش میں لائے۔ اور دعوت دے کہ دیکھو میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں یہ شواہد اور دلائل پیش کرتا ہوں۔ ان کو پرکھو اور ایمان لاؤ۔

پس ایک طرف تو یہ ثابت ہو گیا۔ کہ خدا شناسی کے لئے نبی کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر خدا پر ایمان لانا مشکل ہی نہیں اور دوسری طرف معاصر "زمزم" کو یہ بھی اعتراف ہے۔ کہ باقی دنیا تو الگ رہی۔ خود مسلمان کہلانے والوں کی یہ حالت ہے۔ کہ

" وہ کونسا شرک جلی اور خفی ہے۔ جو مسلمانوں سے بچ گیا ہو۔ اسلام کا لیبل لگا کر مزارات کو سجدہ کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ کلمہ شہادت پڑھ کر مُردوں سے حاجات طلب کرنا کیسی قابل داد جرأت ہے۔ اسلام کی توہین انبیاء کی تعلیم قرآن کے امتیاز اور مسلمانوں کی خدا پرستی پہ رسوائی یہ توہین۔ ہندو مشرک ہے۔ کیونکہ بت پرستی کرتا ہے۔ عیسائی کافر ہے۔ کہ مسیح کو خدا کا بیٹا کہتا ہے۔ مجوسی جہنمی ہے۔ کہ آفتاب کی پرستش کرتا ہے مگر مسلمانوں کو اجازت ہے۔ کہ ع

پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں"

ان حالات میں کیا ممکن ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی توجہ خود بخود اس طرف پھر سکے۔ کہ خدا شناسی کے لئے نبی کی ضرورت ہے اور پھر وہ انبیاء کی زندگی اور ان کے دعاوی کو صحیح اصول پر جانچ سکیں۔ اور بالآخر شواہد اور دلائل سے ان کی صداقت پر یقین لا سکیں۔ قطعاً ممکن نہیں یہ تو اسی طرح ممکن ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایک نبی کو اس زمانہ میں مبعوث کرے۔ جو کہ اپنی صداقت کے شواہد اور دلائل۔ بار بار لوگوں کے سامنے رکھے۔ ان کی روگردانی ان کے اعراض اور ان کے سب وشتم کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ انہیں خدا شناسی کی دعوت دے۔ بار بار دے۔ تاکہ ان کے دلوں کے زنگ دُور ہوں۔ اور اُن میں سے جو سعید الفطرت ہیں۔ وہ سیدھا راستہ اختیار کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔

پس موجودہ زمانہ میں نبی کی ضرورت بالکل واضح ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ موجودہ زمانہ جس قدر نبی کی بعثت کا محتاج ہے۔ اس قدر پہلے کوئی زمانہ نہیں گزرا۔ مگر افسوس سب کچھ دیکھتے اور سمجھتے ہوئے حقیقت شناسی کے لئے اکثر لوگ تیار نہیں۔

غیر نمائندہ اور غیر آئینی وزارت کے خلاف جماعت احمدیہ قادیان کی صدائے احتجاج

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کی زیر صدارت جلسہ

قادیان ۱۰ مارچ پنجاب مسلم لیگ کے فیصلہ کے مطابق کل ۸½ بجے شام جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی زیر صدارت اہالیان قادیان کا جلسہ منعقد ہوا جسمیں پنجاب کی موجودہ غیر آئینی اور غیر نمائندہ وزارت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اس میں پہلی تقریر جناب سید زین العابدین صاحب نے کی جسمیں آپ نے بتایا۔ کہ جماعت احمدیہ ہڑتالوں اور سٹرائیکوں کو غیر آئینی سمجھتی ہوئی ان سے ہمیشہ کنارہ کش رہی ہے۔ مگر جہاں تک جذبات کا تعلق ہے۔ ہم جلسوں کی صورت میں احتجاج کر کے اپنی آواز کو حکومت تک پہنچاتے ہیں۔ اسوقت ہم پنجاب کی مجوزہ وزارت کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔

جناب مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اپنی تقریر میں بتایا۔ اسلام کا قانون ہے۔ کہ ملکوں کے اختیارات اور نظام حکومت کو چلانے کے لئے قومیں خود نمائندے چنیں۔ اور جن کو اہل سمجھیں۔ ان کے حق میں فیصلہ دیں۔ ہر یہی خواہ ملک اور حریت کا خواہاں اس قانون کی حمایت کریگا۔ کہ اکثریت کی آواز کو ملک کی آواز سمجھی جاتے حال کے انتخابات میں پنجاب کے مسلمانوں نے یہ فیصلہ دیدیا۔ کہ ہم مسلم لیگ کو پسند کرتے ہیں۔ مگر عوام کی مرضی کے خلاف وہ حکومت ٹھونسی جا رہی ہے۔ جسے وہ مسترد کر چکے ہیں۔ ان حالات میں ہم اس کے خلاف آواز بلند کرنے پر مجبور ہیں۔ اس غرض کے لئے میں آپ کے سامنے ایک ریزولیشن پیش کرتا ہوں۔ جو یہ ہے۔

" مسلمانان قادیان کا یہ عظیم الشان اجتماع گورنر صاحب پنجاب کے اس طریق کو جو اس وقت وزارت قائم کرنے کے لئے اختیار کیا جا رہا ہے۔ صوبہ پنجاب کے مسلمانوں کی حق تلفی یقین کرتا ہے۔ اس وزارت میں صوبہ کی مسلم اکثریت کی کوئی نمائندگی نہیں۔ حکومت کا فرض تھا کہ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر کو تشکیل وزارت کے لئے دعوت دے۔ کیونکہ اسی پارٹی کو اکثریت حاصل ہے۔ لیکن گورنر صاحب نے اس مسلم اکثریت والے صوبہ کے حقوق کو نظر انداز کرتے ہوئے ایسی پارٹی کی وزارت مرتب کرانیکی کوشش کی ہے۔ جو مسلمانان پنجاب کی بالکل نمائندہ نہیں ہوگی۔ ہم اس طریق کو غیر آئینی اور غیر رسمی اور خلاف عرف تصور کرتے ہیں۔ اور اس کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں صوبہ کی اکثریت کی حق تلفی ہے"۔ یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی۔ ملک محمد عبداللہ صاحب نے یہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر قرآن مجید میں

(۶)

والفجر و لیال عشر و الشفع والوتر و اللیل اذا یسر (الفجر) مجھے قسم ہے ایک آنے والی فجر کی اور دس راتوں کی اور ایک جفت کی اور طاق کی اور مذکورہ بالا دس راتوں کے بعد آنے والی رات کی جب وہ چل پڑے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"اس جگہ رات اور فجر کے الفاظ استعارۃً استعمال ہوئے ہیں۔ نہ کہ حقیقی معنوں میں کیونکہ ظاہری دس راتیں ایسی نہیں ہوتیں۔ جن کے بعد ایک فجر ہو۔ کوئی ظاہری دس راتیں ایسی نہیں ہوتیں۔ جن کے بعد شفع اور وتر کا کوئی واقعہ ہو۔ اور کوئی ظاہری ایک رات ایسی نہیں ہوتی۔ جس کے بعد فجر ہی فجر ہے پھر راتوں کے ذکر میں یہ فرق پایا جاتا ہے کہ لیال عشر میں تو رات کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ مگر ایک رات کے ذکر میں اس رات کے چلنے اور دن کے نکل آنے پر زور دیا گیا ہے۔ الغرض میرے نزدیک اس آیت کی ترتیب یوں ہے۔ دس راتیں اور پھر ایک فجر اور اس کے بعد شفع اور وتر کا کوئی واقعہ اور پھر ایک رات اور پھر ایک طویل فجر۔" (تفسیر کبیر پارہ عم صفحہ ۵۰۲ و ۵۰۳)

"حروف مقطعات میں علاوہ دوسری باتوں کے ایک یہ بات بھی پائی جاتی ہے۔ کہ ان میں بعض ایسے واقعات کا بطور پیشگوئی ذکر ہے۔ جو اسلام کو پیش آنے والے تھے۔ خواہ وہ اچھے تھے یا برے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں سورۂ رعد جو نہایت خطرناک خبروں پر مشتمل ہے۔ اس کی ابتداء المّرٰ سے کی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی ترقی کا زمانہ ۲۷۱ سال تک جانے والا تھا۔ اور ۲۷۱ھ سے اسلام میں کوئی خاص تنزل واقعہ ہونے والا تھا۔ کیونکہ المّرٰ کے اعداد ابجد کے لحاظ سے ۲۷۱ ہیں۔ ۔ ۔ ۔ میں ۲۷۱ھ میں سپین کے بادشاہ نے پوپ سے معاہدہ کیا۔ کہ وہ بغداد کی حکومت کو تباہ کرنے کے لئے اس کا ساتھ دیگا۔ گویا ایک مسلمان بادشاہ نے ایک عیسائی بادشاہ سے معاہدہ کیا۔ کہ وہ اس کے ساتھ ملکر اسلامی بادشاہ کا مقابلہ کریگا۔ ۔ ۔ ۔ ۲۷۲ھ یا ۲۷۳ھ میں بغداد کی حکومت نے قیصر روم سے معاہدہ کیا۔ کہ وہ اسکے ساتھ ملکر سپین کی حکومت کو تباہ کریگا۔ یہ دو واقعات ایسے خطرناک ہوئے جنہوں نے اسلام کی طاقت کو ہمیشہ کے لئے کمزور کر دیا۔ اور اسلامی ترقی کا دور اپنی شان اور عظمت کو کھو بیٹھا۔ ۔ ۔ ۔ گویا انتہا درجہ کے تنزل کی بنیاد ۲۷۱ھ میں پڑی۔" (ایضاً صفحہ ۵۲۰)

حدیث شریف میں اسلام کی ترقی کا زمانہ تین صدیاں بتایا گیا ہے۔ اور قرآن کریم نے المّرٰ میں عرصہ زیادہ معین کر کے ۲۷۱ سال تک اسلام کی ترقی کا زمانہ بتایا ہے جس طرح ایک سال کا اکثر حصہ ایک سال اور دن کا ایک کثیر حصہ ایک دن کہلا سکتا ہے اسی طرح ۲۷۱ سال جو کہ صدی کا ایک کثیر حصہ ہیں صدی کہلا سکتے ہیں۔ حدیث شریف میں عرفی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور قرآن کریم نے عرصہ کو زیادہ معین کر دیا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے والفجر و لیال عشر کہ ہم فجر کو اور دس راتوں کو بطور شہادت پیش کرتے ہیں یعنی دس تاریک راتوں کے بعد فجر کا زمانہ آئے گا۔

(۱) "اگر ہم ہجری سنہ کا حساب کریں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تین صدیوں کو لیال عشر (یعنی دس تاریک صدیاں) میں شامل کریں تو ۱۳۰۰ بن جاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بالکل قریب یعنی ۱۳۰۸ ہجری میں دعویٰ فرمایا ہے۔ اور سات یا آٹھ ایسا چھوٹا عدد ہے۔ کہ تیرہ صدیوں کے ذکر میں انکو شمار ہی نہ سمجھا جائیگا۔" (ایضاً صفحہ ۵۲۶)

(۲) "پھر اگر ہم ایک اور لحاظ سے دیکھیں۔ تو اس سے براہین احمدیہ کی پیشگوئی نکل آتی ہے۔ براہین احمدیہ ۱۳۰۰ھ میں لکھی گئی اور ۱۳۰۲ھ میں شائع ہوئی ہے۔ اور یہ وہی سال ہے۔ جس میں قرآنی پیشگوئی کے مطابق فجر کا طلوع مقدر تھا۔" (ایضاً صفحہ ۵۲۶)

(۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ۶۲۲ء میں ہجرت کی۔ ۔ ۱۳۰۰ سال قمری کے شمسی سال ۱۲۶۴ بنتے ہیں۔ جب ۶۲۱ اور ۱۲۶۴ کو ملایا جائے۔ تو ۱۸۸۵ء بنتے ہیں۔ سورۂ فجر میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ۱۳۰۰ سال بعد ایک فجر طلوع ہوگی۔ یعنی شمسی سالوں کے لحاظ سے ۱۸۸۵ء کے بعد اس فجر کا طلوع ہونا مقدر تھا چنانچہ ٹھیک ۱۸۸۶ء ہی وہ سال تھا۔ جبکہ بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسلام کی فتح کا علم دیا گیا۔ اور آپ کے ذریعہ سے ایک سلسلہ کی جو اسلام کی بنیاد کو مضبوط کرنے والا ہوگا خبر دی گئی۔ اور یہ اطلاع بھی دی گئی۔ کہ آپ کی نسل سے ایک ایسا لڑکا بھی پیدا ہوگا۔ جو ۹ سال کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ جس کے ذریعہ سے اسلام کی شہرت دنیا کے کناروں تک پہونچے گی۔ اور وہ لڑکا اللہ تعالےٰ کی مشیت کے مطابق سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود ہی ہیں جن کی خبر ۱۸۸۶ء کے شروع ہی میں دی گئی۔ جو قرآنی پیشگوئی کی مصدق اور اس کو پورا کرنے والی ہے۔ ایک یہ فجر تھی جس کا کہ اسلام کے تنزل کے زمانہ کے معاً بعد طلوع ہونا مقدر تھا۔

(۴) اگر ہم عیسوی سنہ کا حساب کریں۔ اور "المّرٰ" کے ابجدی اعداد کو اگر فیج اعوج کے ہزار سال سے ملایا جائے۔ اور پھر سارے حساب کو عیسوی بنانے کے لئے اس میں ۶۲۱ سال وہ شامل کئے جائیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے زمانہ تک سنہ عیسوی کے لحاظ سے بنتے ہیں۔ تو عین وہ سن عیسوی نکل آتا ہے۔ جس میں فجر کا طلوع ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے اپنا دعوےٰ پیش فرمایا۔ المّرٰ کے اعداد ۲۷۱ ہیں۔ اس میں دس صدیاں شامل کی جائیں۔ تو ۱۲۷۱ بن جاتا ہے۔ اور پھر ۱۲۷۱ میں ۶۲۱ سال پہلے شامل کئے جائیں۔ تو ۱۸۹۲ بن جاتے ہیں اب اسمیں سے دو یا تین سال ہمیں بہرحال نکالنے پڑینگے۔ کیونکہ المّرٰ سورۂ رعد میں آتا ہے جو مکی سورۃ ہے۔ اور ہجرت سے دو تین سال پہلے نازل ہوئی تھی۔ اب اگر دو سال نکال دیں۔ تو ۱۸۹۰ء رہ جاتے ہیں۔ اور یہ وہی سال ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ کیا اور اگر تین سال نکال دیں۔ تو ۱۸۸۹ء رہ جاتے ہیں۔ اور یہ وہ سال ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں سے بیعت لی۔" (ایضاً صفحہ ۵۲۶)

۱۸۸۹ء وہ سال ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے وہ موعود فرزند عطا کیا۔ جس کے متعلق آپ کو اللہ تعالےٰ نے ۱۸۸۶ء میں الہاماً بتایا تھا۔ کہ وہ بہت اعلےٰ مقام کو پہونچے گا۔ اس کے ذریعہ دنیا میں خدا تعالےٰ کے جلال کا ظہور ہوگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور وہ موعود فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں جو ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۴ء میں مسند خلافت پر بیٹھے اور ۱۹۴۴ء میں آپ نے اعلان فرمایا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔

قرآنی پیشگوئی کے مطابق ایک فجر کا طلوع ۱۳۰۰ھ کے بعد مقدر تھا۔ ایک فجر کا طلوع ۱۸۸۶ء میں مقدر تھا۔ ایک فجر کا طلوع ۱۸۸۹ء میں مقدر تھا۔ اور ایک فجر کا طلوع ۱۸۹۰ء میں مقدر تھا۔ قمری اور شمسی دونوں لحاظ سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

۱۳۰۰ھ میں براہین احمدیہ لکھی گئی۔ اور ۱۳۰۲ھ میں شائع ہوئی۔ ۱۳۰۸ھ میں یعنی ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ فرمایا۔ ۱۸۸۶ء میں ایک موعود بیٹے کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی۔ جس سے کہ اسلام کی ترقی وابستہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ "نور آتا ہے نور" ۱۸۸۹ء میں وہ نور یعنی سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود پیدا ہوئے۔ اور ۱۸۸۹ء میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لینی شروع فرمائی اور سلسلہ احمدیہ کی بناء اسی سال ڈالی۔ کس شان کا ہے وہ کامل انسان صلے اللہ علیہ وسلم کہ جس پر قرآن مجید اترا۔ اور کس شان کا ہے وہ انسان علیہ الصلوٰۃ والسلام جس کو قرآنی پیشگوئیوں کے مطابق ۱۸۸۶ء میں ایک موعود بیٹے کی بشارت ملی۔ ۱۸۸۹ء میں وہ موعود بیٹا اس کے گھر پیدا ہوا۔ اسی سال اس نے بیعت لینی شروع کی۔ اور احمدیہ سلسلہ کی بناء ڈالی۔ اور ۱۸۹۰ء میں مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ فرمایا۔ کس شان کا ہے ہمارا زندہ و قادر خدا جس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا زندہ نبی ہمیں عطا فرمایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حیات مسیح ناصری کا عقیدہ شرک کو مستلزم ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین جب دلائل سے عاجز آجاتے ہیں۔ تو چھوٹے ہتھیاروں پر اتر آتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایسے اعتراضات کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اگر ان اعتراضات کو درست تسلیم کیا جائے۔ تو پھر کوئی نبی اور ولی بھی اُن سے باہر نہیں رہ سکتا مثلاً جب مسئلہ وفات مسیح علیہ السلام کو قرآن وحدیث اور عقل ونقل سے ثابت کیا جاتا ہے۔ تو اس گفتگو کو چھوڑ کر کہا جاتا ہے۔ کہ حیات مسیح ناصری کا عقیدہ خود مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ حالانکہ اس کا جواب ہمیشہ دیا جاتا رہا۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں اس کا جواب دیا ہے۔ کہ براہین وغیرہ میں میرا حضرت مسیح کو زندہ لکھنا مسلمانوں کے محض رسمی عقیدہ کے ماتحت تھا۔ خدا تعالےٰ کی وحی یا الہام کی بناپر نہ تھا۔ اس لئے اس تحریر اور بعد میں وفاتِ مسیحؑ کا عقیدہ اختیار کرنے میں کوئی تناقض نہیں۔ اور یہ ایسی واضح بات ہے۔ کہ ادنیٰ تامل سے بھی سمجھ میں آسکتی ہے۔ مگر جن لوگوں کی حیاتِ مسیحؑ اور ان کے نزول سے بہت سے امیدیں وابستہ تھیں۔ وہ کیونکر ان باتوں کو آسانی سے سمجھنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔

صحیح مسلم جلد اول میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کے سامنے ارکان اسلام بیان فرمائے۔ جس پر اس نے عہد کیا۔ کہ میں ان کی پابندی کرونگا۔ اور ان پر کم یا زیادہ نہ کرونگا۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ افلح وابیہ ان صدق۔ کہ اس کے باپ کی قسم اگر اس نے سچ بولا ہے۔ تو کامیاب ہوگیا۔ اب اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے باپ کی قسم کھائی۔ مگر ترمذی شریف میں ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ من حلف بغیر اللہ فقد اشرک۔ کہ جس نے اللہ کے غیر کی قسم کھائی۔ اُس نے شرک کیا۔ اب اگر دونوں حدیثوں کو ملایا جائے۔ اور صُغریٰ۔ کُبریٰ کی شکل دی جائے۔ تو نتیجہ یہ نکلیگا۔ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے باپ کی قسم کھا کر شرک کیا۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا میں شرک دور کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ اور آپ نے اپنی ساری زندگی شرک کے دُور کرنے میں صرف کی۔

بات دراصل یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قسم اس وقت کھائی۔ جبکہ من حلف بغیر اللہ فقد اشرک کا قانون موجود نہ تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیشک حیات مسیح کے عقیدہ کو اپنی کتاب براہین احمدیہ میں درج کیا ہے۔ مگر یہ اُس وقت کی بات ہے۔ جب کہ خدا تعالےٰ کی وحی اور الہام میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے متعلق وضاحت نہ تھی۔ جب وضاحت ہوگئی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہی کہا جو خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی یہی طریق تھا۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔ وکان یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر بہ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس بارہ میں کوئی امر الٰہی نہ ہوتا۔ اس میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کیا۔

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

جاپان میں تبلیغ اسلام

اس وقت اکناف عالم میں اسلام کو جن خطرناک فتنوں کا مقابلہ درپیش ہے۔ یا تھوڑے دنوں تک جو فتنہ اپنی تمام قوت وطاقت کے ساتھ مشرق بعید میں حملہ آور ہونے والا ہے۔ وہ عیسائیت کا فتنہ ہے۔ جاپان میں جاپانیوں نے جو اپنے "مصنوعی خدا" سے مایوس ہو کر جو کہ اس تباہی کے موقع پر اپنی رعایا اور ملک کی کوئی مدد نہ کرسکا۔ بلکہ بے بس اور بے چارہ ہو کر رہ گیا۔ جہاں دنیاوی ہتھیار اتحادیوں کے آگے ڈال دیئے۔ وہاں انہوں نے اپنے مصنوعی خدا کو بھی اُن کے قدموں پر ڈال دیا ہے۔

جاپان کی یہ تباہی و بربادی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کی صداقت روز روشن کی طرح عیاں کر رہی ہے۔ مگر ساتھ ہی جماعت کو مغرب میں اشاعت اسلام کی گذشتہ تمام مساعی کے علاوہ جاپان میں کفر اور دہریت کا مقابلہ کرنے کی دعوت دے رہی ہے۔

خاکسار نے یوکوہاما اور ٹوکیو میں شہروں کے گرنے اور ویران ہونے کے وہ نظارے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۶ء میں پیشگوئی فرمائی تھی۔ پھر ہم نے جزائر کے رہنے والوں کے مصنوعی خدا کی بے بسی کو بھی دیکھا۔ جو کہ آج جنرل میکارتھر کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑا ہے۔ وہ "مصنوعی خدا" جو کہ اپنی رعایا کی فکر تو کجا۔ اپنے آپ کی مدد کرنے سے بھی بے بس اور لاچار رہے۔

اس وقت جاپانیوں کی حالت ان بھیڑوں کی طرح ہے۔ جن کا چرواہا کھو گیا ہو۔ اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے آنے جانے والوں کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی ہوں۔ ان کی اس بے بسی کی حالت سے فائدہ اٹھانے کے لئے عیسائی مشنریوں اور پادریوں کا جم غفیر جاپان بھیج رہے ہیں۔ اخباروں نے لکھا ہے۔ کہ پانچسو کے قریب پادری جاپان پہنچ چکا ہے۔ اور پانچ لاکھ کے قریب انجیلیں جاپانی زبان میں ترجمہ ہو کر آرہی ہیں۔

اس کے مقابلے میں سینکڑوں برسوں کی بنی ہوئی ایک پرانی مسجد جو ٹوکیو سے چند میل کے فاصلے پر ہے۔ اور جس سے گنتی کے چند جاپانی اور چند چینی مسلمان برائے نام تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے سوا جاپان میں اسلام کا نام لینے والا کوئی نہیں ہے۔ آج اسلام کی تبلیغ کا بار صرف جماعت احمدیہ پر ہے۔ کیونکہ یہی اس کی اہل ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے اور خاص کر اہل قلم حضرات سے اپیل ہے۔ کہ اب جنگ ختم ہونے پر مشرق بعید میں بھی روحانیت کے پیاسوں کے لئے وہی وحدت کا جام مہیا کیا جائے۔ جو اسلام نے تیار کیا اور حضرت مسیح علیہ السلام نے پیش کیا ہے۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے۔ جاپان میں ڈاک کے بھیجنے کا فی الحال کوئی بندوبست نہیں لیکن خاکسار کے پاس فی الحال ایسے ذرائع ہیں۔ جن کی مدد سے جاپان میں تبلیغی لٹریچر پہنچایا اور تقسیم کرایا جاسکتا ہے۔ لہٰذا جو اہل قلم حضرات جاپانی مذاہب کے متعلق کوئی مضمون یا ٹریکٹ یا کتابی لٹریچر مہیا کرسکیں۔ وہ خاکسار کو اپنی پہلی فرصت میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جو صاحب قیمتاً کتابیں پیش کرنا چاہیں وہ بھی ایسا کرسکتے ہیں۔

اہل قلم حضرات کی اطلاع کی خاطر خاکسار یہ عرض کردینا چاہتا ہے۔ کہ جاپان کا شاہی مذہب شینٹوازم تو قریباً ختم ہوچکا ہے۔ بدھ مذہب والے جو اکثر اپنے منہ پر پٹی چڑھائے پھرتے ہیں۔ اور باقی عیسائی مذہب والے رہتے ہیں۔

ٹوبہ ایک چھوٹا سا گاؤں ٹوکیو سے جنوب کی طرف پونے دوسو میل ہے۔ ایک سکول ماسٹر صاحب SEIZA SEKO SAN سے جو ٹوبہ پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ ملاقات پر میں نے پوچھا۔ کہ آپ نے اسلام کا نام سنا ہے فرمانے لگے۔ ہاں میں نے مسٹر GANDI (مسٹر گاندھی) کا نام سنا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ جاپانی اسلام سے کس قدر ناواقف ہیں۔ جاپان کے علاوہ ×

× شنگھائی۔ ہانگ کانگ۔ اوکی ناوا۔ فلپائن اور سنگاپور میں بھی تبلیغی لٹریچر بھیجنے کی ضرورت ہے۔ جو صاحب براہ راست بھیجنا چاہتے ہوں وہ خاکسار سے پتے منگوا سکتے ہیں۔

خاکسار دس یا بارہ مارچ کو انشاء اللہ بمبئی واپس پہنچ جائیگا۔ جو احباب جماعت جاپان کے لئے تبلیغی لٹریچر اور کتابیں بھجوانا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خاکسار کو فوراً بھجوادیں تاکہ ایک دینی کام میں دیر نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

والسلام خاکسار مرزا عبدالحمید خان۔

CHIEF PETTY OFFICER

A. H. KHAN. C/O G.P.O

BOMBAY

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ایک احمدی مجاہد کی پندرہ روزہ تبلیغی رپورٹ

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب اپنی پندرہ روزہ رپورٹ میں لکھتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دُعا

۱۵ تا ۱۸ جنوری احقر "بو" میں تھا۔ اس عرصہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے خاص دُعا کی تحریک کرتا رہا۔ اور اجتماعی دُعا کے علاوہ انفرادی طور پر دُعا کی تحریک بھی کی گئی۔ احباب جماعت دردِ دل سے حضور عالی کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ حضور عالی کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

اس قسم کی دُعا جہاں بارگاہِ الہٰی میں پہنچ کر شرف قبولیت حاصل کرتی ہے۔ وہاں خود دعا کرنے والوں کے لئے روحانی لحاظ سے بہت مؤثر ثابت ہوتی ہے کیونکہ اپنے امام اور پیشوا سے جس قدر زیادہ اخلاص۔ محبت اور وابستگی حاصل ہو۔ اسی قدر زیادہ روحانیت بڑھتی ہے۔

تعلیم و تربیت

تبلیغ کے بعد سب سے اہم کام تعلیم و تربیت ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے کہ ہمارے مبلغین اسے بھی خاص طور پر پیش نظر رکھتے۔ اور اس کیطرف پوری توجہ دیتے ہیں۔ چنانچہ مکرم مولوی صاحب لکھتے ہیں

روزانہ بعد نماز مغرب اور صبح تعلیم و تربیت وعظ و نصیحت سورتیں یاد کرانے اور نماز سکھانے کا سلسلہ جاری رہا۔ احباب جماعت کے بعض سوالات کے جواب دیئے جاتے رہے۔ نمازوں میں باقاعدگی۔ ماہانہ چندہ کی باقاعدہ ادائیگی۔ تلاوت قرآن کریم۔ نیز قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے پر خاص زور دیا گیا۔

اس دوران میں مستورات کو نمازوں میں باقاعدگی۔ اور دیگر چندوں وغیرہ میں باقاعدہ حصہ لینے کی تحریک کی گئی۔ نیز یہ کہا گیا کہ مسجد میں اپنی حاضری کو بڑھائیں۔ مشن کے لڑکوں کو باقاعدہ نماز کا ترجمہ سکھاتا رہا۔ اور عربی میں ان کی سٹڈی میں خاص مدد دی۔

ہاتھ سے کام کی تحریک

اس بارے میں مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

ممبران جماعت کو احمدیہ سکول "بو" کی بلڈنگ کے لئے بلاکس بنانے کی ترغیب دلائی۔ کہ ہم کو یہ کام اللہ تعالےٰ کے راستے میں کرنا ہے۔ جس کے لئے ہمیں کسی سے کسی قسم کے اجر کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ وہی بہتر اجر دینے والا ہے۔ نیز یہ کہ اس کام کو اپنا کام سمجھ کر کریں۔ چنانچہ ہمارے مشن کے لڑکے اور دیگر احباب نے کام کیا۔ اور کر رہے ہیں۔

مگبورکا میں

جناب مولوی محمد صدیق صاحب انچارج کے بذریعہ تار بلانے پر ۱۸ جنوری کو میں مگبورکا پہنچ گیا۔

یہاں کے مشن کے حسابات کی پڑتال کی بعض نقائص کو دُور کیا۔ بڑے آدمیوں سے ملاقات کی۔ اور تبلیغ کی۔ یہاں بھی بعد نماز مغرب تا عشاء مسجد میں احباب جماعت کے سوالات کے جواب دیئے جاتے رہے ان کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ کی گئی۔ اور یہ سلسلہ روزانہ جاری ہے۔ مشن کی رپورٹیں تیار کی گئیں۔

"مگبورکا" کے قصبہ میں ہمارا ایک احمدیہ سکول ایک مشن ہاؤس اور ایک احمدیہ مسجد ہے۔ جو بامو قعہ اور بہت شاندار عمارتیں ہیں۔ یہاں کے سکول میں جب سے میں آیا ہوں کام کر رہا ہوں۔ مناسب ہدایات ٹیچروں کو دی گئیں۔ سکول کا معیار بلند کرنے کی تلقین و کوشش کرتا رہا۔ نیز جماعت میں مالی اور دیگر امداد کیطرف توجہ دلائی گئی۔ مگبورکا ایک اہم قصبہ ہے۔ اور شمالی صوبے کا صدر مقام بننے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے امید ہے کہ وہ ہمارے مشن کی تکالیف کو دور کرتے ہوئے سکول کو ہمارے لئے مفید بنائیگا۔ کیونکہ یہاں عموماً دیکھا گیا ہے کہ لوگ احمدیت کا مطالعہ سکولوں (تعلیم) کی وجہ سے بہت کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ عوام الناس تعلیم سے بے بہرہ ہیں۔ اور مسلمان تو بالکل ضعیف ہیں۔ ۲۱ جنوری کو ڈویژنل کمشنر نے مگبورکا سکول کا معائنہ کیا اور بہت خوش ہوا۔ سکول کی حالت پہلے سے چنداں بہتر تھی اور حاضری بھی کافی تھی اسکے ریمارکس میں یہ بات قابل ذکر تھی۔ کہ اس نے سکول کو گورنمنٹ سے گرانٹ ملنے کی سفارش کی۔ احمدیہ مشن کیطرف سے Life of Mohamed مصنفہ جناب صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی بطور تحفہ دیگئی۔ جسے اس نے خوشی سے قبول کیا۔ اور شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد اس سے احمدیت کے متعلق طویل گفتگو ہوئی۔ اس نے ہمارے کام کی تعریف کی۔ اور کہا کہ ہم کو ہندوستان سے مزید مبلغ منگانے چاہئیں۔ تا ہم اپنے تعلیمی کام کو بہت وسیع کر سکیں۔ جب اس کو بتا یا گیا۔ کہ ہمارے تین مبلغ آ رہے ہیں

شکریہ و عرض حال

(رقمزدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

جیسا کہ احباب کرام کو اخبار سے معلوم ہو چکا ہے۔ عاجز لاہور کے ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر قریباً دو ماہ کی غیر حاضری کے بعد ۷ مارچ ۱۹۴۶ء کو واپس دارالامان پہنچا۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اس عرصہ میں ہسپتالی زندگی میں کیا کچھ گذرتی رہی اختصاراً اخبار میں درج ہوتا رہا ہے۔ زیادہ تفصیلات کی گنجائش نہیں جس مرض کے علاج کے واسطے مجھے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے لاہور ڈاکٹر کرنل بھروچہ کے پاس بھیجا تھا۔ اس کا اپریشن نہایت ہی کامیاب ہوا۔ اور مرض التہاب غدہ قدامیہ کا کچھ نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور احباب کرام کی دردمندانہ دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ لیکن زخم ابھی تک پوری طرح مندمل نہیں ہوا۔ کسی دن بالکل خشک رہتا ہے۔ اور کسی دن پھر اس میں سے نمی ٹپکتی ہے۔ پیشاب ابھی پورے زور میں نہیں بہتا اور پیشاب میں کسی قدر درد بھی رہتا ہے۔ رات زیادہ تر بے خوابی میں گذرتی ہے۔ اور بدن میں کمزوری بہت ہے۔ ان حالات کے لحاظ سے احباب کرام سے پھر درخواست کرتا ہوں۔ کہ اپنی دعاؤں میں بدستور عاجز کو یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اس بیماری میں میری اہلیہ رقیہ بانو نے خدمت کا پوری طرح حق ادا کیا۔ اور صوفی غیاث حسین صاحب نے جوان ایام میں مانند ابن ہر وقت میرے پاس رہے۔ اور تیمارداری کے کاموں میں بڑے اخلاص سے معروف رہے۔ بہت خدمت کی۔ جزاہما اللہ الخیر۔ بیمار پرسی کے واسطے تار اور دعاؤں کے خطوط کثرت سے آتے رہے۔ مجھے تو اُن کے پڑھنے کی بھی طاقت اور ہمت نہ تھی۔ چہ جائیکہ جواب لکھوا سکتا مگر بعض عزیزوں کے خطوط کے جواب میری اہلیہ اور صوفی صاحب لکھتے رہے۔ کئی دوستوں نے اپنی مبشر خوابیں لکھیں جو انہوں نے میرے لئے دعا کرنے کے بعد دیکھیں اور میرے دردمند دل کے واسطے موجب اطمینان ہوتی رہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ فضل کر دے گا۔

ہسپتالی زندگی میں کئی ایک نہایت دردناک تکلیف دہ عملیات میں سے گذرنا پڑا مثلاً ٹیکوں کی سوئیاں جن سے میرے بدن کا کوئی تھوڑا ہی حصہ خالی رہا ہوگا۔ خون کا نکالنا اور خون کا داخل کرنا۔ مثانے کا ڈوش وغیرہ اس قسم کے جراحی عملیات ایسے تکلیف دہ ہوتے کہ الاماں۔ مگر میں ان تمام تکالیف کی گھڑیوں میں احباب کے واسطے دعاؤں میں معروف رہتا۔ خط تو نہیں لکھ سکا مگر دعائیں تو کرتا رہا۔ اور دعاؤں کے سوائے کر ہی کیا سکتا تھا۔ جب مجھے بڑے اپریشن کے لئے میز پر لٹایا گیا تو سب سے پہلے میں نے درود شریف پڑھا۔ پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے لئے صحتِ کاملہ اور عافیت اور ترقی درجات اور تمام کاموں میں کامیابیوں اور فتحمندیوں کی اور لمبی عمر پانے کی دعا کی۔ پھر اور دعائیں کرتے ہوئے ایسی بیہوشی طاری ہوئی کہ کچھ معلوم نہ رہا۔ کہ میں کہاں ہوں اور کیا ہو رہا ہے۔ جن دوستوں کے خطوط دعا کے واسطے آتے رہے میں اُن سب کے لئے دعا ضرور کرتا رہا۔ گو جواب سب کو نہ لکھ سکا۔ لاہور کے بہت دوست نہایت ہمدردی کے ساتھ بیمار پرسی کیواسطے آتے رہے۔ اور اپنی خدماتِ لائقہ پیش کرتے رہے۔ بالخصوص ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب قاضی حبیب اللہ صاحب اور ان کی صاحبزادیاں۔ قاضی عبد الحمید صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ قاضی محبوب عالم صاحب پیر غلام محبوب سبحانی شاہ صاحب۔ مجلس خدام الاحمدیہ ×

× کے بعض نمائندے۔ اہلیہ مستری محمد حسن صاحب۔ شیخ حمید الرحمن صاحب وغیرہ وغیرہ بڑی باقاعدگی کے ساتھ آتے رہے۔ اور اپنی ملاقات سے خوشوقت کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی کے متعلق آریوں کے اعتراضات کے جواب میں جلسہ

احمدی علماء کی دلچسپ اور باطل شکن تقریریں

مہاشہ محمد عمر صاحب کی تقریر

۷ مارچ جناب مولوی ابوالعطاء صاحب کے زیر صدارت ۸½ بجے شب جو جلسہ ہوا۔ اس میں پہلی تقریر مہاشہ محمد عمر صاحب نے کی۔ جس میں آریوں کے اعتراضات کے مدلل جواب شرح و بسط سے دیئے۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ آریہ سماج کے مناظر مہاشہ چرنجی لال صاحب پریم نے اپنے جلسہ میں بعض نہایت بیہودہ اور دلآزار باتیں کی ہیں۔ جو ان کی طبیعت اور آریہ سماج کی تعلیم کے موافق تھیں۔ مگر ہم ایسی باتوں سے اعراض کرتے ہوئے صرف ان امور کا جواب دیں گے۔ جو انداز شرافت کے حامل ہیں۔ لغویات کا جواب ہمارے پاس نہیں۔

پنڈت لیکھرام کی علمیت

آریوں کے جلسہ میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام بہت بڑے وِدوان اور عالم تھے۔ عربی اور فارسی زبانوں میں انہیں خوب دسترس تھی۔ اور نہایت سلاست اور شستگی سے ان میں تحریر و تقریر کر سکتے تھے۔ اس دعویٰ کی صداقت کے لئے ہمیں پنڈت جی کے حالات اور آپ کی سوانح حیات پر سرسری نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ پنڈت جی تین بھائی طوطا رام۔ بالک رام اور لیکھرام تھے۔ ان کے والد کا نام تارا سنگھ تھا جس کا سایہ بچپن میں ہی ان کے سر سے اٹھ گیا تھا۔ پنڈت جی نے اپنے چچا گنڈا سنگھ کی زیر سرپرستی پرورش پائی۔ آپ کی ذہانت دیکھ کر چچا نے ماسٹر سے وظیفہ کے لئے سفارش کرانی چاہی۔ مگر استاد تلسی داس نے کہا۔ کہ بے شک یہ ذہین ہے۔ مگر گستاخ بہت ہے۔ بڑوں کا ادب نہیں کرتا۔ (جیون چرتر صفحہ ۱۲)

چند سال کی تعلیم کے بعد آپ پولیس میں رنگروٹ بھرتی ہو گئے۔ جہاں سات سال تک کام کیا۔ اور اس عرصہ میں چار دفعہ ملازمت سے معطل ہوئے۔ بالآخر استعفیٰ دے کر آریہ دھرم کے اپدیشک بن گئے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ پنڈت جی کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا کونسا موقعہ ملا۔ اور کہاں سے تعلیم حاصل کی۔ ان کا سرمایہ تعلیم چند درسی کتب کے سوا کچھ نہیں۔ اور ان کا مایۂ حیات بجز بے ادبیوں اور گستاخیوں کے کچھ نہیں۔ ان حالات میں یہ کہنا۔ کہ آپ عربی علوم کے فاضل متبحر تھے۔ صداقت اور حقیقت کو بٹہ لگانا ہے۔

قسم کھانا

یہ کہا گیا ہے۔ کہ ہم پنڈت لیکھرام کے قتل کی سازش کے متعلق قسم کھا کر کیوں اعلان کریں۔ قسم کھانا جھوٹوں کا کام ہے۔ اور وید کی تعلیم کے خلاف ہے۔ حالانکہ خود لیکھرام جی نے قسم کھائی۔ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۲۳ نیز منوسمرتی ۹/۱۱۰ میں لکھا ہے۔ کہ قسم کھانا نیکوں اور پاکوں کا کام ہے۔ اسی طرح ویدوں میں بھی ایسے حوالے موجود ہیں۔ جن سے قسم کا جواز ثابت ہے۔ پس اس وقت قسم سے گریز کرنا اور جھوٹے بہانوں کی آڑ لینا اخفائے صداقت ہے۔

لیکھو

کہا گیا ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام جی کو لیکھو کہہ کر احمدی ہماری دلآزاری کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ خود آریہ سماجی پنڈت جی کو لیکھو کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ چنانچہ پنڈت شردھانند جی نے پنڈت لیکھرام کی سوانح ہندی کے صفحہ ۲۳ پر اس بات کا ذکر کیا ہے۔ کہ انہیں ایک وقت لیکھو کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

کیا پنڈت لیکھرام جی نے پیشگوئی نہ کی تھی؟

اس تقریر کے بعد صاحب صدر نے ایک اعتراض کا جواب دیا۔ جو اسی جلسہ میں ایک آریہ سماجی نوجوان نے کیا تھا۔ کہ مرزا صاحب کے خلاف پنڈت لیکھرام جی کی طرف سے تین سال کی جو پیشگوئی بتائی جاتی ہے۔ وہ پنڈت جی کی نہیں۔ بلکہ کسی اور کی ہے۔ اس کے جواب میں آپ نے بتایا۔ کہ اس بات کا کوئی ثبوت ان کے پاس نہیں ہے۔ اور کوئی واضح قرینہ نہیں ہے۔ کلیات آریہ مسافر میں صفحہ ۴۹۳ سے صفحہ ۵۰۱ تک جو دو اشتہارات ہیں۔ وہ پنڈت جی کے ہیں۔ اور انہی میں اس پیشگوئی کا ذکر ہے۔ پس اول تو کلیات آریہ مسافر میں ہونا ہی قطعی دلیل ہے۔ اس بات کی کہ یہ تحریر پنڈت لیکھرام جی کی ہے۔ دوسرے کلیات آریہ مسافر مرتب کرنے والے پنڈت شردھانند جی خود لکھتے ہیں۔ "کہ ذیل کے دو اشتہارات پنڈت لیکھرام نے اس وقت نکالے تھے جب مرزا صاحب کے الہامی چیلنجوں کا آغاز ہی ہوا تھا۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے ہم بجنسہٖ درج کرتے ہیں"۔ اس شہادت سے زیادہ معتبر شہادت اور واضح دلیل اور کیا ہو سکتی ہے۔ نیز مضمون کا اسلوب تحریر اور طرز بیان خود کہہ رہا ہے۔ کہ مجھے لیکھرام نے لکھا۔ یہ اشتہارات پنڈت لیکھرام جی نے خود ہی تکذیب براہین احمدیہ کے ساتھ شائع کئے تھے۔

چوتھے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سراج منیر اور دوسرے رسالوں میں لکھا۔ کہ لیکھرام جی نے میری ہلاکت کے بارے میں پیشگوئی کی تھی۔ اس بیان کی کبھی تردید نہیں ہوئی۔ غرض اندرونی اور بیرونی شہادات ہمارے حق میں ڈگری دے چکی ہیں۔ جن کی موجودگی میں انکار کی گنجائش نہیں۔

مولوی محمد سلیم صاحب کی تقریر

جناب مولوی محمد سلیم صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کیا۔ کہ آج کے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی صداقت کا ایک نشان دکھایا گیا۔ یعنی ایک گوسالہ آج کے دن ذبح ہو کر آریہ دھرم کے مردہ ہونے پر مہر صداقت ثبت کر گیا۔

پیشگوئی کا مقصد

اس پیشگوئی کا مقصد اسلام کی صداقت اور دوسرے مذاہب کی موت کا اظہار تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ پیشگوئی ایک بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ یعنی اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی اور اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے۔ اور اس پیشگوئی کو نری ایک پیشگوئی خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک آسمانی فیصلہ ہے۔" (سراج منیر ۹/۱)

پھر فرمایا:۔ "لیکھرام کے متعلق کی پیشگوئی میں ایک یہ بڑی عظمت ہے۔ کہ اس میں صرف میعاد چھ سال کی نہیں بتلائی گئی۔ بلکہ یہ بھی بتلایا گیا تھا کہ وہ ایسے دن میں اپنی سزا کو پہنچے گا۔ جو عید کے دن سے ملا ہو گا۔ چنانچہ لیکھرام کا نام گوسالہ سامری اسی لئے رکھا گیا ہے۔ کہ گوسالہ عید کے دن جلایا گیا تھا۔ اور صحیح الہام میں بھی عید کا دن ...... آ گیا تھا۔ اور ایسا شہرت پا گیا۔ کہ صدہا ہندوؤں میں وہ الہام مشہور ہو گیا۔ اور الہام اور کشف نے صاف لفظوں میں یہ بھی بتلا دیا۔ کہ وہ ہیبتناک موت ہو گی۔ اور قتل کے ذریعہ سے وقوع میں آئیگی۔ اور کشف نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا۔ کہ موت کا دن اتوار اور رات کے وقت ہو گا۔" (استفتاء صفحہ ۳۶)

آخر وہ دن آن پہنچا جب خدا تعالیٰ کے مسیح کی پیشگوئی نے پورا ہونا تھا۔ اور ہندو دھرم پر ایک کاری ضرب لگنے والی تھی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے نوشتے پورے ہوئے۔ اور بڑی صفائی کے ساتھ ہندوازم پر اسلام کی برتری کا ثبوت ظہور میں آیا۔ مگر ؎

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب

لیکھرام کی باطل پیشگوئی

اس پیشگوئی کے مقابل لیکھرام نے بھی پیشگوئی کی تھی۔ جس کا نتیجہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہا تھا۔ "آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائیگی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہیگی۔ خدا کہتا ہے۔ چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت اور خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہے گا۔ پھر معدوم محض ہو جائیگا۔" (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۸)

جب ہم اس پیشگوئی کو واقعات کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی حرف بحرف غلط ثابت ہوئی۔ موجودہ واقعات اسکی تغلیط کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ اس وقت کی نسبت بہت زیادہ ترقی کر گئی ہے۔ اور بہت زیادہ مضبوط ہو گئی ہے۔ ۱۸۹۱ء میں سب سے پہلے جلسہ سالانہ میں حاضری کی تعداد صرف ۷۵ تھی۔ مگر امسال ۳۰ ہزار سے بھی زائد تھی۔ اس وقت جماعت اگر ہزاروں کی تعداد میں تھی۔ تو اب لاکھوں کی تعداد میں ہے۔ مالی لحاظ سے اس وقت ایک سو آدمیوں کے لئے ایک ہال کی تعمیر ناممکن تھی۔ مگر اب ایک لاکھ کیلئے ہال کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس وقت کئی لاکھ کا ریزرو فنڈ قائم ہو چکا ہے۔ پریس کے لحاظ سے اس وقت ایک آدھ اخبار نکلتا تھا۔ مگر اب درجن سے زیادہ اخبارات و رسائل مختلف زبانوں میں نکل رہے ہیں۔ تعلیم کے لئے کئی مدارس اور سکول بلکہ کالج کھل گئے ہیں۔ نئے نئے محکمے اور شعبے قائم ہیں۔ نئی نئی عمارتیں تیار ہو رہی ہیں۔ تبلیغی لحاظ سے تمام غیر ممالک میں ہمارے مبلغین پھیل گئے ہیں۔ اور مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ خود آریوں کو اعتراف ہے کہ احمدی پہاڑ کی طرح مضبوط ہیں۔ چنانچہ "تیج" دہلی ۲۵ جولائی ۱۹۲۷ء رقمطراز ہے:۔

"تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس اور مسلسل تبلیغی کام کرنیوالی طاقت صرف احمدیہ جماعت ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم سب سے زیادہ اسی کی طرف سے غافل ہیں...... بلا مبالغہ احمدیہ تحریک ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جو بظاہر اتنا خوفناک معلوم نہیں ہوتا۔ مگر اس کے اندر ایک تباہ کن اور سیال آگ کھول رہی ہے۔ جس سے بچنے کی کوشش نہ کی گئی۔ تو کسی وقت موقع پا کر ہمیں بالکل جھلس دیگی۔"

غرض خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ یہ جماعت بڑھیگی۔ پھولے اور پھلیگی۔ اور کوئی نہیں جو اسکی ترقی کو روک سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں۔ وہ روز بروز اس سلسلہ میں داخل ہو کر کم ہوتے جائینگے یا نابود ہوتے جائینگے۔ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا۔ اور حجت اور

براہان کی رو سے سب پر اسلام کو غلبہ بخشیگا۔ اور وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ خدا اس مذہب اور اس میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا۔ اور ہر ایک کو جو اسکو معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھیگا۔" پس خدا تعالیٰ کی بات پوری ہو کر رہے گی۔ اور لوگوں کی مخالفتیں اور عداوتیں دھوئیں کی طرح غائب ہو جائیں گی۔"

صاحب صدر کی تقریر سازش کا جھوٹا الزام

اس موقع پر جناب مولوی ابو العطاء صاحب نے سازش کے الزام کے خلاف نہایت مدلل تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اس الزام کا بار ثبوت آریوں پر ہے۔ ان کا فرض تھا کہ واقعات و شواہد سے ثابت کرتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور بغیر کسی شہادت اور قرینہ کے اس الزام کو دوہراتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پیشگوئی فرمائی۔ وہ اسلام اور ہندو مذہب کے مابین معیار صداقت تھی جس سے یہ بتانا مقصود تھا۔ کہ دونوں میں سے سچا کونسا مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کس کے ساتھ ہے۔ ویدوں میں لکھا ہے۔ کہ پرمیشور جھوٹے کو اشیرباد نہیں دیتا۔ اور اس کی مدد نہیں کرتا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ خدا نے مجھے یہ الہام کیا ہے اگر وہ اس میں جھوٹے تھے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ خدا تعالیٰ ان کی نصرت نہ کرتا۔ اور ان کی سازش کامیاب نہ ہوتی۔ مگر بقول آریوں کے ان کی سازش کامیاب ہوگئی۔ تو اس لحاظ سے ماننا پڑے گا۔ کہ ویدوں نے جو اصل بیان کیا وہ غلط تھا

(۲) دوسری وجہ جو سازش کے الزام کو غلط ٹھہراتی ہے یہ ہے کہ سازش کرنیوالا اس طرح اعلان نہیں کیا کرتا۔ اور اس طرح تحدی اور زور سے فریق مخالف کی ہلاکت اور تباہی کا چیلنج نہیں دیتا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تحدی اور جلال سے صریح الفاظ میں فریق مخالف کو للکارا۔ اور صداقت کے مقابلہ پر بلایا۔ یہ بھی آپ کی صداقت کی علامت تھی۔

(۳) آریوں کے مضبوط ترین پہرے موجود تھے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ بلا ثبوت سازش کا الزام لگایا جائے۔ اگر سازش ہوتی۔ تو ان کے پاس کوئی سند کوئی دلیل اور کوئی ثبوت ہونا چاہیئے۔

(۴) پیشگوئی میں تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ اور واقعات پورے تعیین کے ساتھ درج ہیں۔ جن کے مطابق نتائج مرتب کرلینا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔

(۵) پنڈت منشی رام جی لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے ہاں چھ سالہ قربانی کا عام قانون ہے کہ ہر چھ سال کے بعد ہم میں سے ایک بہت بڑی جان قربان ہوتی ہے۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو اس میں حضرت اقدس علیہ السلام کا کیا دخل۔ یہ تو ان کے پرمیشور کی تقدیر تھی۔ جو پوری ہوئی۔

(۶) اگر یہ سازش ہوتی۔ تو کیوں پنڈت لیکھرام نزع کے وقت ایسا بیان نہ دیتے۔ کہ مرزا صاحب نے مجھے قتل کرایا ہے۔ جبکہ حضور نے موت کی پیشگوئی بھی کر رکھی تھی۔ اور اس کا بھی پنڈت جی کو علم تھا۔ وہ حملہ ہونے کے آٹھ گھنٹے کے بعد باہوش و حواس باتیں کرتے رہے۔ مگر انہوں نے یہ نہ کہا۔ کہ مجھ کو حضرت مرزا صاحب نے سازش سے قتل کرایا ہے۔

(۷) پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی نہایت غیر معمولی حالات میں پوری ہوئی۔ ان کو ملتان سے سکھر جانے کا حکم ہوا۔ مگر آپ بلا وجہ لاہور آگئے۔ اور پھر ہر وقت ایک شخص کا ساتھ رہنا اور قتل کے بعد اس کا پتہ نہ لگنا نہایت غیر معمولی واقعات ہیں۔ جو پروگرام اور سازش کے تابع نہیں ہو سکتے

(۸) یہ بات عقلاً ناممکن ہے۔ کہ قاتل کوئی غیر احمدی ہو۔ کیونکہ اگر وہ روپیہ لے کر گیا تھا۔ تو انعام و اکرام اس سے ہزار گنا زیادہ پیش کیا جا رہا تھا۔ لیکن اگر وہ احمدی تھا۔ تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پیر و مرشد کا تعلق اپنے مرید سے نہایت نازک۔ اور تقوےٰ و طہارت کا ہوتا ہے۔ وہ شخص آپ کا معتقد اور مرید کس طرح رہ سکتا ہے جسے وہ خود کہے۔ کہ جاؤ میری پیشگوئی پوری کرنے کے لئے فلاں شخص کو قتل کردو۔

(۹) یہ سازش ہرگز نہ تھی بلکہ خدا تعالیٰ کی قہری تجلی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فریق مخالف کو حلف پر للکارا۔ مگر انہوں نے اس طریق کو اختیار نہ کیا۔ آج بھی ان کے لئے موقعہ ہے۔ کہ قسم کھائیں۔ اور اس پیشگوئی کی صداقت کو معلوم کرلیں۔ اس کے لئے جناب مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ اعلان دربارہ حلف کو کھول کر پیش کیا۔ اور اس کے مطابق آریوں کو فیصلہ کے لئے دعوت دی۔

گیانی واحد حسین صاحب کی تقریر

اس کے بعد جناب گیانی واحد حسین صاحب نے اپنی تقریر کے ابتدا میں بعض اعتراضات کے جواب دیئے۔ پھر آریہ عقائد کی تردید کی۔ آپ نے کہا۔ پنڈت لیکھرام کہتے ہیں۔ کہ ویدمیں تحریف نہیں ہوئی۔ اور اس کے ثبوت وہ حسب ذیل پیش کرتے ہیں۔ جو بدیہی البطلان ہیں۔

اول یہ کہ ویدوں پر کسی نے تحریف و تبدیل کا الزام نہیں لگایا۔ حالانکہ خود آریہ اس صداقت کے قائل ہیں۔ چنانچہ پنڈت دیا نند جی لکھتے ہیں۔ کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ویدوں کے بعض حصے بد ذاتوں اور بے ایمانوں کے ایزاد کردہ ہیں

دوم۔ وید کے حفاظ کثرت سے موجود ہیں حالانکہ روئے زمین پر آریہ وید کا ایک حافظ بھی نہیں دکھلا سکتے۔

سوم نسخوں میں اختلاف نہیں ہے۔ یہ خیال بھی غلط ہے۔ اسوقت میرے پاس دو سام وید ہیں۔ جن میں سے ایک میں ۲۵ منتر کم ہیں دوسرے کی نسبت۔ جناب گیانی صاحب نے نہایت دلچسپ تقریر کی۔ اور بالآخر دعا پر جلسہ ۱/۲ ۱ بجے شب ختم ہوا۔

پنجاب کی جماعتیں ۵۔اپریل تک اور ہندوستان کی جماعتیں

۵ اپریل ۱۹۴۶ء تک بیعت کے وعدے ارسال فرمائیں

امید ہے۔ احباب خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مطبوعہ اخبار الفضل ۷ مارچ ۱۹۴۶ء مطالعہ فرما چکے ہوں گے حضور کا منشاء مبارک یہ ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک فرد اپنی انفرادی حیثیت میں یہ عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا۔ اور جملہ جماعتیں اپنی جماعتی حیثیت میں بھی یہ عہد کریں۔ کہ سال بھر میں کم از کم اپنی موجودہ تعداد کے برابر احمدی بنائیں گی۔ حضور فرماتے ہیں "میں نے جو دفتر بیعت قائم کیا ہے وہ مبلغین کے ذریعہ اور جماعتوں کے تبلیغی سیکرٹریوں کے ذریعہ جماعتوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعتوں سے یہ عہد لے۔ کہ ہم نے بحیثیت مجموعی کم سے کم اتنے احمدی اس سال بنانے ہیں۔ اور یہ صرف جماعتوں سے ہی بحیثیت جماعت عہد نہ لیا جائے بلکہ جماعتوں سے بحیثیت جماعت الگ عہد لیں۔ اور افراد سے بحیثیت افراد الگ عہد لیں" عہد لینے کی غرض سے افراد سے مراد تمام بالغ احمدی افراد ہیں۔

اس ارشاد کی تعمیل کیلئے "فارم وعدہ بیعت" طبع کرا کر تمام جماعتوں کو ارسال کیا جا رہا ہے۔ امراء پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان تبلیغ کا فرض ہے کہ فارم وصول ہونے پر جماعت کے تمام بالغ افراد سے پر کرا کر مقررہ تاریخوں کے اندر اندر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیں جو دوست فوری طور پر براہ راست اپنا وعدہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوانا چاہتے ہوں۔ وہ بھجوا سکتے ہیں۔ لیکن انہیں مقامی سیکرٹری تبلیغ کو بھی اپنے ارسال کردہ وعدہ سے اطلاع دے دینی چاہیئے۔ تا جماعت کی فہرست مکمل ہو سکے۔ وعدہ کنندہ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنا عہد بھجوانا چاہیئے "میں یہ عہد کرتا ہوں کہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۶ء تک تبلیغ کے ذریعہ کم از کم ایک احمدی بنالوں گا۔ انشاء اللہ" اس کے نیچے اپنے دستخط اور مکمل پتہ دینا چاہیئے۔

اسی خطبہ کے آخر میں حضور نے فرمایا ہے کہ۔ "وقت نازک ہے۔ اس سال میں سے کچھ دن ضائع ہوگئے ہیں۔ اس لئے ہماری ذمہ واری بڑھ گئی ہے۔ الیکشن میں جماعت اگرچہ دینی افراد کے ماتحت لگی رہی۔ مگر بہرحال یہ دنیوی کام تھا۔ ہمیں اب اس جہاد صغیر سے ہٹ کر جہاد کبیر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے" سیکرٹریان تبلیغ سے توقع ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر اپنی اپنی جماعتوں کے وعدوں کی مکمل فہرست بھجوانے میں سبقت لے جانے کی کوشش فرمائیں گے۔

انچارج دفتر بیعت قادیان

ٹریکٹ ست بچن گورمکھی سکھ ودوانوں کی نظر میں

قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ شائع کرنے کی غرض وغایت

احباب جماعت کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ امسال نظارت دعوۃ و تبلیغ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک کشف مجریہ الفضل ۱۱ اگست ۱۹۴۵ء کے پیش نظر سکھ صاحبان کو اسلام احمدیت سے واقفیت بہم پہنچانے کی غرض سے گورمکھی میں ست بچن ٹریکٹ لڑی کے نام پر سردست سہ ماہی سلسلہ شروع کیا ہے۔ پہلا ٹریکٹ دسمبر ۱۹۴۵ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر شائع کیا گیا اس سے متعلق سکھ صاحبان کے بعض ودوانوں کے جو ریویو ارسال کئے۔ وہ الفضل کے فروری ۱۹۴۶ء کے پرچہ میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ست بچن ٹریکٹ سکھ صاحبان میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ بعض سکھوں نے اس کی خریداری بھی منظور فرمائی ہے۔ اس سلسلہ میں مزید سکھ ودوانوں کی طرف سے کچھ ریویو موصول ہوئے ہیں۔ ناظرین کی دلچسپی کیلئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

سردار ایس ایس صاحب امول

سردار امول صاحب پرنسپل گورو رام داس کالج امرت سر پنجابی کے مشہور و معروف ودوانوں میں سے ہیں۔ اور گورمکھی کی کئی کتب کے مصنف۔ آپ کی بعض کتب یونیورسٹی کی طرف سے گیانی وغیرہ کے امتحانوں میں بطور کورس مقرر ہیں۔ آپ اپنی گورمکھی چٹھی مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میں آپ کا قرآن شریف کا ترجمہ ست بچن ٹریکٹ میں شروع ہوتے دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ اس سے ان صاحبان کو جو عربی زبان سے ناواقف ہیں۔ اور صرف گورمکھی جانتے ہیں۔ دنیا کے ایک عظیم الشان پیغمبر کے ست بچنوں کا رس حاصل کرنے کا عمدہ موقع میسر آسکے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ گوروبانی کے شبد دینے کی کوشش بھی بہت قابل تعریف ہے۔ اس سے نہ صرف مسلمان اور سکھ ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔ بلکہ مجموعی طور پر بھی یہ چیز مذہبی رواداری پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔ اور عام لوگوں پر ظاہر کرے گی کہ "سو سیانا کومت مورکھاں آپو اپنی" کا مقولہ صحیح ہے۔ خدا آپ کی مدد کرے اور آپ اس نیک کام کو جاری رکھ سکیں"

سردار شمشیر سنگھ صاحب اشوک

سردار صاحب سکھ صاحبان کے مشہور ودوانوں اور محققوں میں سے ہیں۔ آپ گورمکھی زبان کے فاضل ہونے کے علاوہ سنسکرت کے بھی ماہر ہیں۔ اور ویدوں اور شاستروں کے علوم سے بھی بخوبی واقف۔ آج کل آپ خالصہ نیشنل کالج لاہور میں ہسٹری ریسرچ سکالر کے کام پر مامور ہیں۔ آپ اپنی گورمکھی چٹھی مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"گیانی عباد اللہ قادیانی کی طرف سے ست بچن کے نام پر ٹریکٹ لڑی میں پچھلے دسمبر سے جو قرآن شریف کا پنجابی ترجمہ مع تفسیر کے چھپنا شروع ہوا ہے۔ وہ میں نے بہت غور سے پڑھا ہے۔ اس قسط میں گیانی صاحب موصوف نے سورہ فاتحہ کا ترجمہ دیا ہے۔ سورۃ فاتحہ کو مختصر الفاظ میں قرآن شریف کا مول منتر (ام الکتاب) کہا جا سکتا ہے اور اس کا ترجمہ کرنے میں گیانی صاحب نے اعلیٰ قابلیت سے کام لیا ہے۔ جگہ بجگہ قرآن شریف کی آیات کے مطالب کھول کر سمجھانے کی غرض سے گوروبانی کے حوالہ جات فٹ نوٹوں میں دیئے ہیں۔ اس ترجمہ کی بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ ایک طرف قرآن شریف کی آیات کا مول پاٹھ (متن) ہے۔ اور دوسری طرف اس کے بالمقابل صحیح اور سلیس پنجابی میں معنے دیئے گئے ہیں۔ اور آخر میں مجموعی طور پر تفسیری نوٹ ہے۔ جس کے ذریعہ ناظرین کے سامنے قرآن شریف کی اس سورۃ کا مطلب اچھی طرح مورتیمان ہو کر (تصویر کی طرح) سامنے آجاتا ہے۔ پنجابی زمین میں اس قسم کا ترجمہ شائع کرنا گیانی عباد اللہ کی یہ پہلی کوشش ہے کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر گیانی صاحب اس ترجمہ میں گوروبانی کے حوالہ جات کے ساتھ ہی وید شاستر توریت۔ زبور اور انجیل یعنی موسائی اور عیسائی صاحبان کے پرانے اور نئے عہدناموں کے حوالہ جات بھی دیدیتے۔ تاکہ ناظرین کو ان قدیمی مذاہب کے خیالات کا بھی علم حاصل ہو جاتا۔ صرف گوروبانی کے حوالہ جات دینے سے قرآن شریف کا یہ ترجمہ اک پکھی (فرقہ وارانہ) ثابت ہو جاتا ہے۔ اور ناظرین کے دلوں میں مترجم کے دلی خیالات سمجھنے کے متعلق شکوک پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ گیانی صاحب اگر اسطرح قرآن شریف کا مکمل پنجابی ترجمہ شائع کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو یہ پنجابی زبان کی ایک عمدہ خدمت ہوگی۔"

سردار صاحب موصوف نے جو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ قرآن شریف کے اس ترجمہ میں گوروبانی کے ساتھ ساتھ ویدوں شاستروں اور توریت زبور۔ انجیل کے حوالہ جات بھی دیئے جائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ قرآن شریف کا اس قسم کا ترجمہ پنجابی زبان کی ایک بہت بڑی خدمت کا موجب ہوگا۔ کیونکہ اس طرح ہر ایک گورمکھی دان کو ان قدیمی اور بڑے بڑے مذاہب کے خیالات پر یکجائی طور پر نظر ڈالنے کا ایک عمدہ موقع میسر آسکے گا۔ لیکن ست بچن میں قرآن کریم کا جو ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ ہم اپنے سکھ دوستوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے واقف کرائیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان پر یہ بھی ظاہر کرتے جائیں۔ کہ گوروبانی اور خصوصاً حضرت باوا نانک صاحب کی مقدس تعلیم قرآن شریف کی آیات کے مضامین پر ہی مشتمل ہے۔ تاکہ سکھ اور مسلمان ایک دوسرے کے قریب ہو سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت باوا نانک صاحب کے مقدس کلام کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے اکثر حصہ باوا صاحب کے اشعار کا جو گرنتھ میں موجود ہے۔ قرآن شریف کی آیتوں کا ترجمہ ہے۔ بجز چند اشعار کے جو الحاق اور جعلسازی کے طور پر باوا صاحب کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ باقی کل اشعار جو باوا صاحب کے منہ سے نکلے ہیں وہ قرآن مجید کی متفرق آیتوں کے ترجمے ہیں یعنی فکر اور غور سے گرنتھ کو پڑھنا ہے۔ اور جہاں تک انسانی طاقت ہے۔ خوب ہی سوچا ہے۔ آخر نہایت صفائی سے یہ فیصلہ ہوا۔ کہ باوا نانک صاحب نے قرآن شریف کی آیتوں سے اپنے گرنتھ کو جمع کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ قرآن شریف کی بہت تلاوت کرتے تھے۔ اکثر مساجد میں جاتے اور صلحاء وقت سے قرآن سنتے۔ اور پھر قرآنی مضامین کو نظم میں لکھتے۔ تا قوم کو حکمت عملی کے ساتھ کلام الٰہی سے فائدہ پہنچائیں۔

(ست بچن صفحہ ۲۷)

تاریخ پنجاب مصنفہ کنہیا لال صاحب میں مرقوم ہے۔ کہ جب حضرت باوا نانک صاحب کا وصال ہوا۔ تو مسلمانوں نے آپ کی نعش دفن کرنے کا مطالبہ اسی بنا پر کیا۔ کہ ان کے نزدیک آپ نے اپنے مقدس کلام میں قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبویہ کے مضامین کو بیان کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے

"بعد وفات اس کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں در باب جلانے یا دفن کرنے نعش اس کے سخت تنازعہ برپا ہوا کیونکہ مسلمان اس کو جانتے تھے۔ کہ یہ فقیر خدا پرست ہے۔ اقوال اس کے مطابق آیت قرآنی و حدیث پیغمبر کے ہیں۔ اس کو دفن کرنا چاہیئے۔ جلا دینا ایسے مقبول شخص کا سراسر بے ادبی ہے۔" (تاریخ پنجاب صفحہ ۱۱۸)

اسی طرح ایک سکھ ودوان سردار جی۔ بی سنگھ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل ماڈل ٹاؤن لاہور حضرت باوا نانک صاحب کا مسلمان فقراء سے قرآن کریم سننا اور پھر اس کی بناء پر شبد اچارن کرنا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کرتے ہیں

"اسی طرح قرآن کی تعلیم سے بھی فقیروں سے سن سنا کر اچھے واقف ہو گئے تھے۔ اس بات کا ثبوت ان کی عمر کے آخری حصہ میں بنی ہوئی بانی سے مل جاتا ہے۔"

(ترجمہ از پراچین بیڑاں صفحہ ۲۴ گورمکھی)

پس ست بچن میں شائع کئے گئے ترجمہ کا اہم ترین مقصد یہ ہے۔ کہ ہم اپنے سکھ دوستوں کے سامنے قرآن شریف کا ترجمہ ایسے رنگ میں پیش کریں۔ کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ سکھ مذہب اور اسلام کی سانجھ کو بھی مدنظر رکھ سکیں۔ تاہم ایک دوسرے

موضع گیگیا ایبے سینیا میں جماعت احمدیہ کا قیام

جنوری ۱۹۴۶ء میں ممالک بیرون ہند میں ۲۸ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ یہ خبر نہایت مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ موضع گیگیا ایبے سینیا میں بفضل خدا نئی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ اس گاؤں میں چھ عرب احباب نے جو قبیلہ یمن سے ہیں بیعت کی ہے۔ انگلستان میں ۸ انگریز احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب Cyprus سائپرس کے رہنے والے ہیں۔ اس طرح خدا کے فضل سے سائپرس میں بھی احمدیت کا بیج بو دیا گیا ہے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔

انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

نقشہ بیعت ممالک بیرون ہند برائے جنوری ۱۹۴۶ء

نمبر شمار	نام ملک	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام ملک	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام ملک	تعداد بیعت
			۹	مصر	×	۱۷	جاوا	×
۱	نائیجیریا۔ افریقہ	۲	۱۰	شام	×	۱۸	سماٹرا	۱۴
۲	گولڈ کوسٹ۔ ،،	×	۱۱	فلسطین	×	۱۹	سٹریٹ سیٹلمنٹ	×
۳	سیرالیون ،،	×	۱۲	عراق	×	۲۰	آسٹریلیا	×
۴	کینیا کالونی ،،	×	۱۳	عدن	×	۲۱	سیلون	×
۵	ٹانگانیکا ،،	×	۱۴	انگلستان	۸	۲۲	برما	۷
۶	یوگنڈا ،،	×	۱۵	یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ	×	۲۳	ایران	×
۷	ایبے سینیا	۶				۲۴	اٹلی	×
۸	ماریشس	×	۱۶	ارجنٹائن	×			

عارضی تبادلہ انسپکٹران بیت المال

مندرجہ ذیل انسپکٹران کو ان کے نام کے سامنے لکھی ہوئی جماعتوں میں تشخیص بجٹ ۴۷-۱۹۴۶ء کے سلسلہ میں بھیجا جا رہا ہے۔ احباب جماعت متعلقہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان سے ہر قسم کا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) قریشی امیر احمد صاحب: ضلع جہلم :۔ جہلم۔ رتوچھہ۔ چکوال۔ پنڈ دادنخاں۔ محمود آباد۔ دوالمیال۔ کھوکھیال کلاں۔ مولہ۔ کلا کہار۔ کالا گجراں۔ دھریالہ جالپ ضلع کیمبل پور میانوالی۔ کیمبل پور کوٹ فتح خاں۔ پچھند۔ کالاباغ۔ میانوالی۔ کنڈیاں مندوال۔ پنڈوری۔ سنگرال۔

(۲) ماسٹر غلام یٰسین صاحب: صوبہ سرحد:۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ۔ پشاور۔ نوشہرہ مردان۔ مالاکنڈ۔ کوہاٹ۔ بنوں۔ ڈیرہ اسماعیل خاں۔ داتہ۔ بالاکوٹ۔ چارسدہ۔ تنگ زئی۔ اسماعیلیہ۔ ٹوپی۔ سرائے نورنگ۔ ہری پور۔ کفل۔ شیخ محمدی۔ بازید خیل۔ خلیل مرکز۔ اچینی بالا۔ راولپنڈی :۔ راولپنڈی۔ ٹھیکریاں۔ مری۔ جنگا بنگیال۔

(۳) مولوی محمد سعید صاحب: صوبہ یوپی :۔ آگرہ۔ متھرا۔ علی گڑھ۔ سبے پور۔ جودھ پور۔ میراں پور کٹڑہ۔ میرٹھ۔ انچولی۔ سہارنپور۔ ڈیرہ دون۔ منصوری۔ مراد آباد۔ رام پور۔ بریلی۔ لکھنؤ۔ شاہجہانپور۔ الہ آباد۔ کانپور۔ سکرا۔ بنارس۔ امروہہ۔ صالح نگر۔ علی پور کھیڑہ۔ ساندھن۔ جھانسی۔ مظفر نگر۔ رڑکی۔ میٹ فیکٹری آگرہ۔ نگلہ گھاٹ ۷۹۔

(۴) سید صفر حسین شاہ صاحب: ضلع شیخوپورہ :۔ شیخوپورہ۔ پنڈی چیری۔ بھینی کرم پورہ۔ چک جھوریہ ۱۱۷۔ کوٹ رحمت خاں۔ مرید کے۔ دو بیت پور۔ شاہ مسکین۔ ننکانہ صاحب۔ ڈنبہ۔ سید ادپور۔ نانو ڈوگر۔ جھنڈواں۔ چک ۵۸۔

ناظر بیت المال قادیان

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو

قبولیت دعا کا ایک تازہ نشان

میری بڑی لڑکی جو کہ سیکنڈ ایئر میں پڑھتی ہے۔ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آتی تھی۔ ہر قسم کے معالجوں سے علاج کرایا گیا۔ مگر بچی کی حالت روز بروز خراب ہوتی گئی۔ آخر وہ دن بھی آگیا۔ جب تمام علاج کرنے والوں نے یہ کہہ کر کہ اب علاج بیکار ہے۔ ہمیں بچی کی صحت سے مایوس کر دیا۔ اس حالت میں محترمہ اہلیہ صاحبہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں میری بچی کی صحت کے لئے دعا کا تار دیا۔ بندہ نے بھی درخواست دعا کی۔ اسی طرح ہمارے حسن صاحب مجسٹریٹ اور مولوی محمد صاحب نے بھی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ جناب مولوی عبد اللہ صاحب مبلغ مالابار نے بھی میری بچی کی صحت کے لئے حضرت اقدس کی خدمت میں درخواست کی۔ اور ان سب دوستوں نے خود بھی دعائیں فرمائیں۔

اس بچی کو جس کے لئے دنیاوی معالجین کے علاج ختم ہو چکے تھے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے صحت عطا فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اور آج وہ بچی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بالکل تندرست ہے۔ حضور کی دعاؤں کی قبولیت اور خدا تعالےٰ کی اس معجزہ نمائی نے ہمارے ایمانوں میں تازگی بخشتے ہوئے اپنے آقا اور امام پر ایمان میں پختگی عنایت کی۔ اور حضور کے اس احسان پر جو کہ آپ اپنے ادنیٰ غلاموں پر فرماتے ہیں۔ حضور کے لئے بے حد جذبات تشکر اپنے اندر پاتا ہوں۔ اور اپنے رب کا بھی بے انتہا شکر گزار ہوں۔ کہ جو اپنے کمزور بندوں پر رحم فرماتے ہوئے ان کی مایوسیوں کو [illegible] اور کامیابیوں میں بدل کر دنیا کے لئے اپنے وجود کا ثبوت [illegible] ہے۔

بالآخر میں تمام ان احباب کا جنہوں نے میری بچی کے لئے خود دعا کی۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست فرمائی۔ شکریہ ادا کرتے ہوئے التجا کرتا ہوں۔ کہ آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللّٰھم آمین۔

خاکسار علی محی الدین
پیپل ٹیکسی کمپنی ماؤنٹ روڈ مدراس

اخبار "ہمدرد" میرپور خاص نے تردید کر دی

"الفضل" میں تردیدی نوٹ کے ساتھ خاکسار نے ایک چٹھی مورخہ ۲ فروری کو ایڈیٹر صاحب "ہمدرد" میرپور خاص کو لکھی تھی۔ کہ وہ اپنے اخبار میں مناظرہ کنری کے متعلق شائع شدہ غلط رپورٹ کی کہ مناظرہ کنری میں کئی احمدی مرتد ہو گئے تھے تردید شائع کریں۔ اس کے بعد مورخہ ۱۹ فروری کو انہیں پھر چٹھی لکھی۔ چنانچہ انہوں نے "ہمدرد" یکم مارچ میں اس کی تردید کر دی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ کسی احمدی کے مرتد ہونے کی خبر سراسر غلط ہے۔ مزید لکھا ہے کہ وہ اس سے پیشتر پیر محمد حسین جان صاحب سرہندی کی طرف سے تردید شائع کر چکے ہیں۔ نیز اس امر کا بھی اظہار کیا ہے۔ کہ یہ تردید جماعت احمدیہ کی تسلی کے لئے کافی ہو گی۔

اس انصاف پسندی کے لئے ہم جناب پیر صاحب اور ایڈیٹر صاحب "ہمدرد" کے ممنون ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں مزید حق شناسی کی توفیق اور جرأت عطا فرمائے۔

خاکسار احمد الدین پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ

واقفین کے لئے اعلان

تحریک جدید کو ضرورت ہے۔ کہ ایک ہیڈ فٹر۔ ایک اسسٹنٹ فٹر۔ ایک ٹرنر۔ ایک آئل مین کی۔ اگر واقفین میں سے کوئی اپنے آپ کو ان کاموں کے متعلق موزوں سمجھے۔ تو وہ بھی یاد دہانی کرا دیں۔ نیز اگر دوسرے احباب یہ کام کر سکتے ہوں تو وہ اپنی زندگی وقف کریں۔ تا یہ فوری ضرورت پوری کی جا سکے

انچارج تحریک جدید قادیان

احمدی انجینئرز اپنے مشورے بھجوائیں

دارالامان میں ایک ایسا ہال تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔ جس میں ایک ہزار آدمی بیٹھ سکیں۔ جماعت کے قابل سینئر انجینئرز کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ ہال کے نقشے تجویز کر کے بھجوائیں۔ اس وقت تک صرف چند احباب نے توجہ کی ہے۔ جس سے کسی نتیجہ پر پہنچنا مشکل ہے (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اطفال احمدیہ کا آئندہ امتحان

"مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کے پہلے ۹۴ صفحات کا امتحان ۱۰ مئی ۱۹۴۶ / ہجرت ۱۳۲۵ کو ہوگا۔ مربی اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ ابھی سے امتحان کے لئے اطفال کو تیار کرنا شروع کر دیں۔ کتاب سلیم بکڈپو سے آٹھ آنہ میں مل سکتی ہے۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔ (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر خادم تبلیغ کے لئے وقت نکالے

تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور نوجوانوں پر اس کی بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر ہر خادم صحیح رنگ میں اپنی ذمہ واری کو محسوس کرے۔ تو ایک سال کے اندر مذہبی دنیا میں انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہر خادم یہ مصمم ارادہ کرے۔ کہ وہ امسال کم از کم پندرہ دن ضرور تبلیغ کے لئے دیگا۔ اور مرکز کی زیر نگرانی تبلیغ کرے گا۔ ہر مجلس کے قائد کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی مجلس کے تمام خدام کو جمع کر کے ان پر تبلیغ کی اہمیت واضح کریں۔ اور پھر ہر ایک سے وعدہ لیکر کہ وہ کتنے دن تبلیغ کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ مرکز کو جلد اطلاع دیں۔ (خاکسار مرزا منور احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سندھ اور بلوچستان کی جماعتوں کا دورہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق حسن محمد خاں صاحب عارف نائب ناظم تجارت عنقریب حیدرآباد۔ سندھ۔ کراچی۔ میرپور خاص۔ لاڑکانہ۔ سکھر روہڑی۔ کوئٹہ کی جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ تاکہ وہاں کے تجارتی حالات کو دیکھ کر جماعتی تجارتوں کے فروغ کی تجویزیں سوچی جائیں۔ امید ہے۔ ان جماعتوں کے احباب ان سے تعاون کریں گے۔ تاجر احباب خصوصیت کے ساتھ ان کی امداد فرماویں۔ (ناظم تجارت)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۲۹۰ع ۔ منکہ مجیدن بی بی زوجہ چوہدری عبدالحی خاں صاحب قوم راجپوت عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن کاٹھگڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ صرف بذمہ خاوند ہے۔ اور زیورات سونا۔ کانٹے اور لونگ وزنی ۱½ تولہ میرے پاس ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ مجیدن بی بی موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد عبدالحی خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد عبدالمومن خاں موصی۔ گواہ شد عبدالباری خاں بقلم خود۔

۹۰۶۶ع ۔ منکہ غلام فاطمہ زوجہ ملک غلام حسین صاحب قوم کھوکھر عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن گھوگھیاٹ ڈاکخانہ میانی۔ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جو کہ حق مہر مبلغ ۲۰۰/- جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ غلام فاطمہ بقلم خود موصیہ گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد ملک غلام حسین پنشنر خاوند موصیہ۔

۹۳۰۵ع ۔ منکہ حکیم جمال الدین ولد حکیم کریم بخش صاحب قوم ککے زئی پیشہ زمیندارہ عمر ۸۲ سال بیعت ۱۸۹۸ء یوم عید الاضحیٰ ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اگھماؤں زرعی زمین واقع فیض اللہ چک ہے۔ جس سے ۲۸ کنال ۱۴۰۰/- روپیہ میں رہن ہے۔ کل زمین میں سے نو کنال ۱۸ مرلہ موروثی ہے۔ جو بٹائی پر دی ہوئی ہے۔ نیز اس میں سے دو کنال کا قطعہ مدرسہ احمدیہ فیض اللہ چک کو وقف کر دی ہوئی ہے۔ اور تین کنال اہلیہ ام کو حق مہر میں دے دی ہوئی ہے۔ گیارہ گھماؤں میں سے ایک گھماؤں شاملات دہ ہے۔ باقی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ موروثی زمین کی پیداوار کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور بقیہ اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جب تک اس کا حصہ ادا نہ کروں گا۔ اس کا حصہ آمد بھی حسب قاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ بوقت وفات اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز فیض اللہ چک میں ایک مکان ہے۔ جس کے نصف حصہ کا مالک ہوں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد جمال دین بقلم خود موصی۔ گواہ شد عبدالحی خاں پسر موصی۔ گواہ شد عبدالکریم پریذیڈنٹ گنج۔ گواہ شد ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔

۹۱۲۶ع منکہ احسان اللہ خاں ولد عبدالحق خاں صاحب مرحوم سکنہ جستروال افغاناں ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر بیعت ۸ جنوری ۱۹۴۵ء عمر ۲۳ سال پیشہ ملازمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد زرعی قریباً ۱۲ بیگھے جس کی قیمت اندازاً اس وقت ایک ہزار پانچ صد روپیہ ہوگی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد بصورت ملازمت ملٹری مبلغ ۶۹/- روپے مع الاؤنس ہے لہٰذا میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز اگر بوقت وفات کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد احسان اللہ خاں موصی گواہ شد محمد منشی خاں مبلغ مقامی تبلیغ قادیان گواہ شد مرزا محمد زمان داروغہ مہمان خانہ۔ گواہ شد فضل دین احمدی بنگوی۔

۸۰۱۶ع ۔ منکہ علامہ نور الدین احمدی ولد محمد سکندر صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن شنگر پور ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالیسر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ آمد بصورت جائیداد کچھ نہیں۔ کیونکہ میں طالب علم ہوں۔ اور میرے والد صاحب بقید حیات موجود ہیں۔ میرے والد صاحب محترم کی طرف سے بطور جیب خرچ ماہوار دو روپیہ ملتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد بھی اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد علامہ نور دین احمدی موصی۔ گواہ شد ہارون رشید احمدی محلہ ملاسا ہی بھدرک۔ گواہ شد سید محمد زکریا بھدرک

۹۰۶۷ع منکہ غلام حسین پنشنر ولد ملک احمد دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ پنشنر عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن گھوگھیاٹ ڈاکخانہ میانی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان پختہ تعدادی ۶ مرلہ میں واقع ہے۔ قیمتی ۱۵۰۰/- روپے ہے۔ اور اراضی تعداد ۲ کنال قیمتی ۱۰۰/- روپیہ۔ اس کے علاوہ میری پنشن ۶/- روپیہ ماہوار ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد مبلغ ۱۶۰۰/- روپیہ اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد ملک غلام حسین۔ گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد ملک غلام نبی۔

نمبر ۹۲۸۲ عائشہ بی بی زوجہ فضل دین صاحب مرحوم قوم کھوکھر عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن داتہ زید کاڈاکخانہ گٹھالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت مبلغ یک صد روپیہ ہے۔ جو میرے بیٹے لال دین نے دیا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گی۔ اُس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العامتہ:۔ عائشہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ لال دین پسر موصیہ
گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۹۰۳۸ محمد اسمٰعیل ولد امام دین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۷ء ساکن موضع میانیاں ڈاکخانہ کاموکے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱ ۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۸/۲۶ روپے ہے۔ جس میں سے بردست نقد مجھے یہاں -/۵ روپے اور فیملی الاؤنمنٹ -/۱۵ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ اور بقیہ عند الضرورت یا فارغ ہونے پر انشاء اللہ ملیں گے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ محمد اسمٰعیل ۲۸۰۶۲۴ نمبر ۲۱۵ گریزن ۱۵ پنجاب رجمنٹ معرفت ۱۰ اے۔ پی۔ پی۔ او۔
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال حلقہ یو۔ پی اڑیسہ و بہار۔ گواہ شد۔ نائک نواب علی رجمنٹل نمبر ۲۸۱۶۱

نمبر ۸۹۵۰:۔ مسکہ ابراہیم ولد الٰہی بخش صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن لالہ موسیٰ محلہ کریم پورہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۷/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد صرف ایک مکان پختہ ہے۔ جس کی قیمت اڑھائی ہزار روپیہ ہو گی اس کے سوا اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری ماہوار تنخواہ مع الاؤنس -/۳۵ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے سوا اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ ابراہیم موصی
گواہ شد:۔ فضل الٰہی نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ حکیم محمد قاسم قریشی امیر جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ

الفضل کیلئے چند کاتبوں کی ضرورت

"الفضل" کیلئے چند تجربہ کار اور خوشخط کاتبوں کی ضرورت ہے۔ اُجرت معقول دیجائیگی۔ روزانہ اخبار میں کام کرنے کا تجربہ رکھنے والے اصحاب کو ترجیح حاصل ہوگی۔ خواہشمند اصحاب درخواست کے ساتھ اپنے باریک اور جلی خط کا نمونہ ارسال کریں۔ اگر کسی بھائی کو ایسے کاتب صاحب کا علم ہو تو براہ مہربانی انہیں اس اعلان کی اطلاع کردیں۔ (ایڈیٹر الفضل)

درخواست دُعا

برادرم مکرم مرزا سلطان احمد صاحب ساکن قصور نے اپنی اراضیات بحرہ قصور کے حقوق ملکیت حاصل کرنے کیلئے عدالت دیوانی میں ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ اب اس مقدمہ کے سلسلہ میں انہوں نے ہائیکورٹ لاہور میں سیکنڈ اپیل کی ہوئی ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپیل کی حقیقی اور کامل منظوری کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔
خاکسار مرزا محمود بیگ ساکن پٹی مغلپورہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۹ مارچ۔ کل رات یہاں ڈپلومیٹک افسروں نے بتایا۔ کہ ماسکو نے درہ دانیال میں اڈوں اور صوبہ قارص اور اردہان کی حوالگی کے متعلق مطالبات ترکی کو پیش کر دیئے۔

لاہور ۹ مارچ۔ نواب ممدوٹ نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ مسلم لیگ پارٹی میں ۹۰ فیصدی مسلم ایم۔ ایل۔ اے شامل ہیں۔ اور وہ اقلیتوں سے معقول مفاد پر تعاون کے واسطے تیار ہیں۔ آل پارٹی کولیشن اس وقت قائم ہو سکتی ہے۔ جب مٹھی بھر یونینسٹ جو مسلمانانِ پنجاب کی نمائندگی کا غلط دعویٰ کرتے ہیں۔ بالکل الگ ہو جائیں۔ آئین کی شکست کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مسلم لیگ پارٹی بہرحال اس پوزیشن میں ہے۔ کہ دوسری پارٹیوں سے کولیشن کے بغیر مضبوط وزارت بنائے۔

لنڈن ۹ مارچ۔ آسٹریلیا کا بیس ہزار ٹن چاول جو برطانیہ کو ملنے والا تھا۔ اب وہ ہندوستان اور لنکا کو دے دیا جائے گا۔ برطانیہ کی وزارت خوراک کے ایک افسر نے بیان کیا۔ کہ ایسی حالت میں جب سلطنت کے دوسرے حصہ میں چاول کی قلت ہے۔ ہم نے چاول نہ کھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

پیرس ۹ مارچ۔ شمالی ہند چینی میں ریاست انام کو خود مختاری دے دی گئی۔ ہنوئی میں حکومت فرانس اور انام کے قوم پرستوں کے درمیان گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اس کے نتیجہ میں معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ ریاست انام اب ۶ مارچ مؤرخہ سویلین ایک حکومت خود اختیاری رکھنے والی ریاست کی حیثیت سے شامل ہو گئی ہے۔

لنڈن ۹ مارچ۔ جزیرہ سیفالونیا میں شاہ پسندوں نے بغاوت کر دی ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے ایک جنگی جہاز بھیجا گیا ہے۔ یہ بغاوت ۴ مارچ کو شروع ہوئی تھی۔ جمہوریت پسندوں کے پندرہ کارکنوں کو یرغمال کے طور پر گرفتار کر لیا گیا۔ خونریز تصادم ہو رہے ہیں۔

قاہرہ ۹ مارچ۔ حکومت کی طرف سے اس وفد کے بارہ ممبروں کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جو ۱۹۳۶ء کے برطانوی مصری معاہدہ کی تجدید کے لئے بات چیت کرے گا۔ جس میں نحاس پاشا کی وفد پارٹی کے سوا سب

سب جماعتوں کو نمائندگی دی گئی ہے۔

نئی دہلی ۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت ۵۵۰ ہندوستانی جہازی ہڑتال کی رہنمائی کرنے کے الزام میں نظر بند ہیں ان میں ۲۲۷ بمبئی کے ہیں۔ باقی کراچی اور کوچین کے۔ پہلے ایک ہزار سے زیادہ باغی جہازی گرفتار کئے گئے تھے۔ لیکن بعد میں ان میں سے نصف رہا کر دیئے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فوجی حکام اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ اجتماعی ڈسپلن بے حد ضروری تھا۔ لہٰذا سخت سزا دی جانی چاہیئے۔ اور یہ سخت سزا پھانسی ہی ہو سکتی ہے۔

ٹوکیو ۹ مارچ۔ جاپانی وزیر اعظم نے آج ایک انٹرویو میں جاپان کے نئے آئین کے بارے میں کہا۔ کہ جاپان نے اپنے آئین میں اعلان کر کے کہ وہ جنگ کی مخالفت کریگا۔ ایک ایسی مثال قائم کر دی ہے۔ جس کی تقلید ہر ملک کو کرنی چاہیئے۔ آپ نے یہ امید ظاہر کی۔ کہ ہر ملک اپنے آئین میں جنگ کی مخالفت کی دفعہ شامل کر دیگا۔

ولیم برگ ۹ مارچ۔ مسٹر چرچل اور جنرل آئزن ہاور آج ایک حادثے سے بمشکل بچے ان کی گاڑی کو کھینچنے والے گھوڑے بے قابو ہو گئے۔

لاہور ۹ مارچ۔ "یوم مذمت غدارانِ اسلام" کے سلسلہ میں مسلمانانِ لاہور نے جلوس نکالا اور وزیر اعظم پنجاب کی "ارتھی" اٹھائی گئی۔ اس کے ساتھ دس ہزار مسلمان ننگے سر چل رہے تھے۔ جلوس جب سیاسی نعرے لگاتا ہوا سناتن دھرم کالج کے نزدیک پہنچا۔ تو کالج کی عمارت سے اینٹیں پڑنا شروع ہو گئیں۔ بعض طلباء پر تیزاب بھی پھینکا گیا۔ جب خشت باری نہ تھمی۔ تو مسلم طلباء نے بھی ہندو طلباء کی پھینکی ہوئی اینٹیں اٹھا کر ان پر واپس پھینکنا شروع کر دیں۔ پولیس نے جو موقع پر موجود تھی۔ کوشش کی۔ کہ مجمع کو منتشر کر دیا جائے۔ لیکن ان کی یہ کوشش بار آور نہ ہو سکی۔ اس عرصے میں ایک اینٹ ایک سب انسپکٹر پولیس کے چہرے پر آ کر لگی۔ جس پر پولیس نے فائرنگ شروع کیا جس کے نتیجہ کے طور پر گیارہ طلباء زخمی ہو۔

دہلی ۱۰ مارچ۔ کل سے والیان ریاست کا جلسہ شروع ہو رہا ہے۔ جو تین دن تک رہیگا۔ گاندھی جی اور مسٹر جناح کے ساتھ نواب صاحب بھوپال نے جو ملاقاتیں کی ہیں۔ ان کے حالات کو زیر بحث لایا جائے گا

مدراس ۱۰ مارچ۔ ۲۴ مارچ سے میدے اور سوجی وغیرہ کی چیزوں کا راشن کر دیا جائیگا تاکہ مساویانہ طور پر سب میں تقسیم ہو سکیں۔

لکھنؤ ۱۰ مارچ۔ یو۔ پی میں مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے چار نامزد امیدواروں کے خلاف جو مسلم امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کو مسلم لیگ سے خارج کر دیا گیا ہے

واشنگٹن ۱۰ مارچ۔ ہندوستانی غذائی وفد کے قائد سر راما سوامی مدالیار نے متحدہ فوڈ بورڈ کے سامنے اپنے مطالبات پیش کر دیئے ہیں۔ آپ نے ہندوستان کی خشک سالی اور غربت کا بہ تفصیل ذکر کیا ہے۔ مسٹر مدالیار نے کہا۔ کہ اگر ہندوستان میں قحط پڑ گیا۔ تو نظام حکومت سخت درہم برہم ہو جائے گا۔ جس پر قابو پانا ناممکن ہو گا۔ اب جبکہ فوجیں توڑی جا رہی ہیں۔ ملک کو سخت خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

بٹاویہ ۱۰ مارچ۔ انڈونیشی ری پبلک کے وزیر اعظم سلطان شہریار نے ڈچ فوجوں کے جاوا میں اترنے کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ کیونکہ برطانوی اور ہندوستانی فوجوں کے نکلنے پر ڈچ فوجوں کو ان کی جگہ پر متعین کیا جا رہا ہے۔

بنگلور ۱۰ مارچ۔ جنوبی کمان کا ہیڈ کوارٹر بنگلور سے پونہ آ رہا ہے۔ تاکہ فوجوں کے قیام کی وجہ سے ملک کی غذائی حالت کمزور نہ ہو جائے۔ اس وقت میسور میں فصلوں کی حالت بہت خراب ہے۔ اور خیال ہے کہ اگر قحط پڑ گیا۔ تو میسور کو بہت زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

واشنگٹن ۱۰ مارچ۔ برطانیہ کے فوڈ سیکرٹری جو ان دنوں یہاں آئے ہوئے ہیں متحدہ فوڈ بورڈ کے سامنے اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ جاپان اور جرمنی کو بہت کم خوراک دی جائے۔ تاکہ اتحادی ملک زیادہ مقدار میں اناج حاصل کر سکیں۔

دہلی ۱۰ مارچ۔ وائسرائے ہند نے کمانڈر انچیف سر آکنلک کو ایک چٹھی لکھی ہے جس میں ان ہندوستانی فوجوں کی بہت تعریف کی ہے۔ اور جو بہ تبریک پیش کیا ہے۔ جنہوں نے دہلی میں جشن فتح کے موقعہ پر پریڈ کی

لاہور ۱۰ مارچ۔ ملک خضر حیات خاں جنہیں گورنر نے تشکیل وزارت کے لئے کہا ہے۔ ابھی تک وزراء کے ناموں کا اعلان نہیں کر سکے۔

بمبئی ۱۰ مارچ۔ آج رات سر آغا خاں کو ہیروں میں تولا جائے گا۔ اس رسم کو بمبئی ریڈیو سٹیشن نشر کرے گا۔

کراچی ۱۰ مارچ۔ حکومت سندھ نے میسور کو مزید ایک ہزار ٹن چاول دینا منظور کیا ہے۔

بیت المقدس ۱۰ مارچ۔ برطانوی چھاتہ بردار سپاہیوں نے آج تل ابیب پر اتر کر تین یہودیوں کو دہشت پھیلانے کے جرم میں گرفتار کیا۔

لاہور ۸ مارچ۔ سر فیروز خاں نون نے کہا کہ اگر برطانوی حکومت نے پاکستان کا مطالبہ منظور نہ کیا۔ تو مسلم لیگ مرکزی حکومت میں عدم تعاون کی پالیسی اختیار کرے گی۔ اور کوئی عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دے گی۔

لاہور ۸ مارچ۔ حکومت پنجاب نے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ سرکاری ملازمتوں کی خالی جگہوں کو جنگی خدمات والے امیدواروں کے لئے مخصوص رکھنے کے احکام یکم جنوری ۱۹۴۶ء سے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۷ مارچ۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے حکومت روس سے کہا ہے کہ اپنی فوج ایران سے ہٹا لو۔ اس لئے کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت بڑی اقوام کی ذمہ داری ہے۔ کہ دوسری اقوام کے اختیارات حکمرانی کا احترام کریں۔

لاہور ۸ فروری۔ ایک مسلم لیگی اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ملک خضر حیات خاں وزارت بنانے میں اس لئے تاخیر کر رہے ہیں۔ کہ انہیں وزیر بننے کے لئے اشخاص نہیں ملتے۔ مگر "شہباز" لکھتا ہے۔ وزارت بنانے میں تاخیر اس لئے ہو رہی ہے۔ کہ ملک خضر حیات خاں ایک آل پارٹیز وزارت بنانا چاہتے ہیں۔

مدراس ۸ مارچ۔ مدراس اسمبلی ۲۱۰ ارکان پر مشتمل ہے۔ اس وقت تک ۷۰ کانگرسی اور ۱۳ مسلم لیگی امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔